حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

شہرۂ آفاق سی حرفیاں

ٹھیکیدار راجہ محمد اختر

دربار عالیہ کھڑی شریف

Marfat.com

مولا مشکل کشا چھٹی بیڑ ستی نوں پار لاں

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی شہرہ آفاق سی حرفیاں

ٹھیکیدار راجہ محمد اختر

دربارِ عالیہ کھڑی شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

84917

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی شہر آفاق سی حرفیاں

مصنف ——— حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت اول ——— جولائی 2010ء

پرنٹرز ——— آر۔آر پرنٹرز

ناشر ——— ٹھیکیدار راجہ محمد اختر

قیمت ——— /- روپے

ملنے کے پتے

ٹھیکیدار راجہ محمد اختر دربار عالیہ کھڑی شریف آزاد کشمیر

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

اسلام بک ڈپو ۱۲ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941

Marfat.com

حضرت میاں محمد بخشؒ (کھڑی شریف)

تصوف دین اسلام کی روح' اس کی جامعیت اور اس کے روحانی اور باطنی نظام کا نام ہے۔ اس کا منبع و سرچشمہ صرف اور صرف دربار رسالت مآب ؐ ہے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے نزدیک نبوت وحی کے ذریعے حق تعالیٰ کی ذات' اسماء اور صفات کی خبر رسانی اور احکام شریعت کی معرفت کا نام ہے۔ ولایت نبوت کی باطنی جہت کا نام ہے۔ شیخ اکبر کے عقیدے کے مطابق ولایت صفت الٰہی ہے' نبوت و رسالت کا باطن اور حق کا تصور فی الخلق ہے۔ اس کا حکم خدا سے متعلق ہے اور دنیا و آخرت میں دائم اور باقی ہے۔ ہر رسول نبی ہوتا ہے جبکہ کوئی نبی رسول نہیں ہوتا۔ یعنی نبوت کے دائرے میں رسالت ایک خاص مرتبہ ہے اسی طرح ہر نبی ولی ہوتا ہے مگر کوئی ولی اللہ نبی نہیں ہوتا۔ لہٰذا رسول کا مرتبہ نبی اور ولی کے مرتبے سے بلند ہے کیونکہ رسول سہ گانہ مراتب کو جامع ہوتا ہے۔ لیکن اس کی ولایت کا مرتبہ اس کی نبوت سے اور اس کی نبوت کا مرتبہ اس کی رسالت سے بالاتر ہوتا ہے۔ وہ اس لئے کہ ولایت اس کی جہت حقیقت ہے جو فانی فی الحق ہے اور نبوت جہتِ ملکوتی ہے جس کے واسطے سے ملائکہ کے ساتھ مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ جن کے ذریعے سے وہ وحی حاصل کرتا ہے جب کہ رسول کی رسالت اس کی جہتِ بشریت ہے جس کے وسیلے سے انسانوں کے ساتھ مناسبت پیدا ہوتی ہے اور وہ ان احکام الٰہی کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس اعتبار سے ابن عربی کے نزدیک ولایت نبوت اور رسالت سے افضل ہے اور ایک نبی اور رسول کی ولایت اس کی نبوت اور رسالت سے افضل ہے۔ مگر یہ بات نہیں کہ غیر نبی کی ولایت کو ابن عربی نبی اور رسول کی نبوت اور رسالت سے افضل سمجھتے ہیں۔

ابن عربی اور ان کے پیرو ولایت کی دو قسمیں مانتے ہیں۔ ایک ولایت عامہ جو سب اہل ایمان کو حاصل ہے۔ دوسری ولایت خاصہ جو اولیاء کاملین اور واصلین کے ساتھ مخصوص ہے اور بندے کے فنافی اللہ اور بقا اللہ سے عبارت ہے۔ یعنی بندہ اس مقام میں قید خودی سے رہا ہو کر حق تعالیٰ کی ذات میں فانی ہو جاتا ہے اور اس کی بقا کے ساتھ باقی۔ اس مقام پر فائز ہونے والا ولی حصول فنا و بقا کے ساتھ معارفِ الٰہیہ کا مخزن اور عارف بن جاتا ہے۔ اس وقت اس کی زبان

Marfat.com

حق ترجمان پر حقائق و معارف جاری ہو جاتے ہیں اور وہ ان کی خبر دیتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیں میاں محمد بخش کھڑی شریف کھڑے نظر آتے ہیں۔ ان کا تمام کلام عرفان محمدی اور معرفتِ الٰہیہ سے لبریز ہے۔ میاں صاحب کے تمام کلام میں توحید، ہمہ اُوست ایک منفرد تمثیلی رنگ و روپ میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ یعنی ایک حقیقت (Divine Reality) مجاز کی صورت میں نظر آتی ہے۔

ایک قائدے اور قانون کے مطابق دین اسلام کا نظام روحانیت جاری و ساری ہے۔ تمام سلاسل صوفیا ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ البتہ سلسلہ عالیہ قادریہ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اس کے بانی حضور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی ہیں جو مقام قطبیعت کبریٰ کے مقام پر فائز ہیں۔ یہ مقام فرد سے بھی بلند ہے۔ اسی لئے شہنشاہِ بغداد شہباز لامکان کو فرد الافراد بھی کہتے ہیں۔ اور حضرت خضرؑ بھی جو مقام فرد پر ہیں غوث پاک کے دربار کی دربانی کرتے نظر آتے رہے ہیں۔ آپ کی قطبیت آفاقی ہے لامکانی اور لازمانی ہے، ازلی ہے، ابدی ہے دنیا کے کسی بھی خطے یا گوشے سے کوئی بھی متلاشی حق یا سالک خواہ وہ کسی سلسلے تصوف سے تعلق رکھتا ہو سیّدنا غوث اعظم کی وساطت اور وسیلے کے بغیر مرتبہ ولایت کو نہیں پہنچ سکتا۔

شجرہ نسب اور ولادت:

سرکار کا اسم گرامی حضرت میاں محمد بخشؒ ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت میاں شمس الدین قادری تھا جو دربار حضرت پیر پیرا شاہ اشاہ غازی قلندر المعروف بہ پیر دمڑی والا کے سجادہ نشین تھے۔ حضرت میاں محمد بخش رمضان المبارک ۱۲۴۶ ہجری بمطابق مارچ ۱۸۳۰ء بمقام چک ٹھاکرہ میں پیدا ہوئے۔ یہ چک علاقہ کھڑی ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ سرسبز و شاداب درختوں اور لہلاتے کھیتوں سے بھرپور وادی کھڑی نہر اپر جہلم کے کناروں پر مغرب سے مشرق کی جانب پھیلی ہوئی ہے۔

حضرت میاں محمد بخش کے دو بھائی تھے۔ میاں بہاول بخش ان سے بڑے تھے اور میاں علی بخش چھوٹے تھے۔ اس خاندان کے آباؤ اجداد گاؤں چک بہرام ضلع گجرات کے رہنے والے

Marfat.com

تھے اور یہ گوجروں کی ایک ذات پسوال سے تعلق رکھتے تھے۔ سیّد اختر امان جعفری کی تحقیق کے مطابق ان کا تعلق ایک صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت دحیہ کلبیؓ سے تھا۔ ان کی نسل سے کوئی شخص ہجرت کر کے جموں کے علاقے میں رہائش پذیر ہو گیا تھا۔ اس طرح کئی نسلیں گزرنے کے بعد یہ پسوال گوجر جموں سے ہجرت کر کے ضلع جہلم اور گجرات میں آ کر آباد ہو گئے۔ اس لئے بعض تذکرہ نگاروں نے ان کا شجرہ نسب جو حضرت عمر فاروقؓ سے ملایا ہے جدید تحقیق نے اس کی تردید کی ہے۔ (سیف الملوک۔ ترجمہ اور مقدمہ شفیع عقیل صفحہ ۱۹)

ذکر پیرا شاہ غازی:

حضرت میاں پیرا شاہ غازیؒ نے فرمایا کہ ہمارا فقر نصیب خان (حضرت مرید خان المعروف بگا شیر) سے ظاہر ہوگا اور ہماری سجادگی کی رونق حضرت میاں دین محمد صاحبؒ سے ظاہر ہوگی جو حضرت میاں محمد بخش کے پڑدادا تھے۔ حضرت پیر غازی قلندر کے اسم گرامی کے بارے کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس تحقیق کے سلسلے میں بھی مستند ہستی حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ ہی ہیں۔ میاں صاحب نے اپنی تمام تر تخلیقات اور دیگر کلام مطبوعہ و غیر مطبوعہ میں کثرت سے حضرت پیرا شاہ غازی قلندر کا ذکر کیا ہے اور ہر جگہ آپ کو "پیر شاہ" پکارا ہے اور یا "پیرا شاہ" کے اسم گرامی سے مخاطب کیا ہے آپ کے ملفوظات میں ایک مقام پر سب سے واضح ثبوت ملتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا اصل اسم گرامی پیر شاہ تھا جو علاقائی بول چال کی بنا پر عرف عام میں پیرا شاہ ہو گیا۔ لیکن حضرت میاں صاحب نے حضرت غازی قلندر دمڑی والی سرکار کے آباؤ اجداد سن ولادت اور قومیت کا ذکر کرنے سے گریز کیا ہے۔ حضرت غازی قلندر پیشے کے اعتبار سے تاجر تھے۔ کچھ عرصہ آپ نے فوجی خدمات بھی سرانجام دیں۔ یہ مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا زمانہ تھا۔ آپ نے کئی معرکوں میں حصہ لیا بدن پر زخموں کے نشانات تھے۔ اسی معرکہ آرائی میں آپ کی شجاعت کی وجہ سے آپ کو اسد العساکر (فوجوں میں شیر) والمغازی کہا جانے لگا۔

حضرت پیرا شاہ غازی نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں خاندانِ حجروی کے بزرگ شہنشاہ ولایت حضرت سیّد شاہ محمد علی امیر بالا پیر کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ حضرت سید علی امیر بالا

Marfat.com

پیر کے والد ماجد محکم الدین حضرت میراں شاہ محمد مقیم حجرویؒ ، حضرت سید دم میراں پاک لعل بہاول شیر قلندر کی اولاد پاک میں سے تھے۔

حضرت پیرا شاہ غازی کو دمڑی والی سرکار اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی نسبت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے تھی۔ ایک مرتبہ کشفی کیفیت میں آپ غوث پاک کے حضور حاضر تھے تو غوث پاک نے فرمایا کہ اے فقیر آپ کو ایک لاکھ ٹکہ روزانہ عطا فرمایا جاتا ہے کہ خلق خدا قیام قیامت تک آپ کے نام نذر و نیاز مان کر رب ذوالجلال سے اپنی حاجت روائی کی درخواست کریں گے۔ آپ نے عرض کی کہ اے غریب نواز اتنی بڑی رقم سے فقیر کو کیا مطلب بلکہ میرے خلفا اس سے عیاش ہو کر اسم باری تعالیٰ سے غافل ہو جائیں گے۔ خدارا اسے کم فرمائیں۔ پھر جناب غوث پاک نے ارشاد فرمایا کہ اس کو کم کر کے سوا لاکھ دمڑی کیا جاتا ہے کیونکہ اس طرح دینے والے کے لئے کوئی فضول خرچی نہ ہوگی اور نہ ملنے والے کے لئے کوئی خاص فائدہ ہوگا۔ بزرگوں کا فرمان ہے کہ ہر روز حضرت پیرا شاہ غازیؒ کے نام پر خلق خدا سوا لاکھ دمڑی کی منت مان کر رب تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی کی التجا کرتے ہیں۔

حضرت پیرا غازی قلندر نے ۱۵ شعبان ۱۱۵۵ ہجری کو اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔

مناصبِ سجادگی:

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت پیرا شاہ غازی نے فرمایا تھا کہ ہمارا فقر نصیب خان (حضرت مرید خان المعروف بگا شیر) سے ظاہر ہوگا اور ہماری سجادگی کی رونق حضرت میاں دین محمد صاحب سے ظاہر ہوگی۔ لہٰذا آپ کے فرمان کے مطابق آپ کے فقر کا ظہور حضرت میاں حاجی بگا شیر کے ذریعے پشت در پشت نمایاں ہوتا آیا۔ حضرت بگا شیر کے مریدین میں سے حضرت بابا بدوح شاہ صاحب اور پھر ان کے مرید حضرت سائیں غلام محمد صاحب نے حضرت غازی قلندرؒ کے فقر کا پرچم سر بلند فرمایا۔ حضرت سائیں غلام محمد صاحب کے بعد یہ منصب شہنشاہ ولایت اور منبع رشد و ہدایت عارفِ کامل حضرت میاں محمد بخش تک پہنچا۔ حضرت غازی قلندر نے بوقت آخر وصیت فرمائی تھی کہ "ہماری سجادگی کی رونق میاں دین محمد سے ہوگی اور ہماری دمڑی اور

Marfat.com

مصلیٰ کا وارث بھی میاں دین محمد ہوگا۔" چنانچہ آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے' مرید اور خلیفہ میاں دین محمد صاحب ہی خانقاہ شریف کے سجادہ نشین اوّل قرار پائے۔

حضرت میاں ڈھیرو صاحب حضرت میاں دین محمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ سرکاری غازی قلندر کی وفات کے بعد آپ میاں دین محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔ چنانچہ انہوں نے سرکار غازی قلندر کی قبر شریف کے پاس موجود ایک مٹی کے ڈھیر پر بیٹھا کر بیعت سے مشرف فرمایا۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب میاں ڈھیرو مشہور ہوگیا۔ بیعت کے بعد میاں ڈھیرو پر عموماً عالم استغراق رہنے لگا۔ ہمہ وقت یاد الٰہی میں گم رہتے۔ میاں دین محمد کے وصال کے وقت ان کے بیٹے حضرت میاں جیون ابھی نابالغ تھے۔ اس لئے حضرت میاں ڈھیرو صاحب خلیفہ اور سجادہ نشین دوم مقرر کئے گئے۔

حضرت میاں جیون ولی صاحب جب بالغ ہوئے تو میاں ڈھیرو صاحب نے منصب سجادگی ان کے سپرد کر دیا۔ یہ واصلین دنیاوی جاہ و جلال اور حرص و ہوا سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ حضرت میاں ڈھیرو صاحب صرف اس وقت تک منصب سجادگی پر جلوہ افروز رہے جب تک ان کی ضرورت تھی اور پھر موقع ملتے ہی اس سے دستبردار ہو گئے۔ یاد رہے میاں ڈھیرو مجرد تھے اور ان کا اصل نام میاں شہباز تھا۔

حضرت میاں جیون ولی فقر کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ دربار شریف کے انتظام پر بھی نظر رکھتے اور مریدوں کی خاطر داری کا بھی خیال رکھتے۔ آپ کے دو حرم تھے۔ ایک حرم سے تین صاحبزادے' حضرت میاں قادر بخش' حضرت میاں کرم بخش المعروف میاں کملا صاحب اور حضرت میاں الٰہی بخش تھے۔ اور دوسرے حرم سے ایک صاحبزادہ حضرت میاں شمس الدین صاحب اور ایک صاحبزادی تھیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت میاں شمس الدین صاحب ابھی اڑھائی برس کے تھے کہ حضرت میاں جیون ولی صاحب وصال کر گئے۔ ان کے بعد اگرچہ منصب سجادگی کا حکم میاں شمس الدین صاحب کے لئے تھا لیکن ان کا کم سنی کا عالم تھا اس لئے یہ ذمہ داری میاں کملا کو سونپ دی گئی۔ مست وار فنافی اللہ ہونے کی وجہ سے میاں کملا کے

Marfat.com

نام سے مشہور ہوئے۔ آپ تمام عمر مجرد رہے۔

حضرت میاں شمس الدین تحصیل و تکمیل علوم کے بعد منصب سجادگی پر فائز ہوئے۔ فقر باطنی کا حصہ حضرت میاں بدوح شاہ سے مل چکا تھا۔ حضرت میاں شمس الدین کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی۔ آپ کے صاحبزادوں کے اسمائے گرامی حضرت میاں بہاول بخش، حضرت میاں محمد بخش اور حضرت میاں علی بخش ہیں۔ حضرت بابا بدوح شاہ صاحب، حضرت بابا فیض بخش صاحب اور حضرت سائیں غلام محمد صاحب برگزیدہ ہستیاں آپ کے ہم عصروں میں سے تھے۔ حضرت میاں شمس الدین صاحب ۱۲۶۴ ہجری میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

حضرت میاں بہاول بخش صاحب اپنے والد گرامی حضرت میاں شمس الدین صاحبؒ کے بعد مسند سجادگی پر رونق افروز ہوئے۔ ایک عرصہ تک منصب سجادگی پر جلوہ افروز رہنے کے بعد ۱۲۹۸ ہجری میں وصال فرما گئے۔ ان کے بعد قطب دوراں حضرت میاں محمد بخشؒ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ اس طرح قادری حجروی سلسلہ و طریقت میں فیضان حضرت میاں پیرا شاہ غازی سے چوتھی پشت میں آسمان ولایت پر درخشندہ آفتاب نمودار ہوا جو معرفت میں یکتا کامل و اکمل ثابت ہوا۔ یہ ہستی حضرت عارف کھڑی شریف حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ ہیں۔

بچپن:

حضرت میاں محمد بخش کی سن ولادت کا ذکر ہو چکا ہے۔ آپ نے ایک خوش حال گھرانے میں آنکھیں کھولیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت میاں شمس الدین علاقہ کے سرکردہ زمیندار تھے۔ گھر میں مال مویشی کی فراوانی اور سواری کے لئے گھوڑیاں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ یہ گھرانہ حضرت پیرا شاہ غازی کے سجادہ نشین ہونے کے ناطے سے نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ حاکمین وقت سے لے کر سالکین راہ طریقت جب خانقاہ شریف میں سلام کے لئے آتے تو سجادہ نشینوں کی خدمت میں بھی حاضری دیتے اس قدر دنیاوی آسائش میسر ہونے کے باوجود حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ بچپن سے ہی اپنے ہم عمروں لڑکوں سے الگ تھلگ

Marfat.com

رہتے۔ شروع ہی سے فقیر منش اور درویشانہ طبیعت کے مالک تھے۔ گھر کا ماحول نہایت پاکیزہ اور متقیانہ تھا۔ والدہ ماجدہ صوم وصلوٰۃ کی پابند' نہایت سادہ طبیعت عفیفہ تھیں والد ماجد بھی متقی پرہیز گار' شب بیدار' غوث مدار اور دنیاوی علائق سے دور دانا اور حلیم الطبع شخصیت کے مالک تھے۔ ایسے ماحول میں ایسے والدین کے زیر سایہ پرورش پانے کے ساتھ ساتھ حضرت میاں صاحب بذاتِ خود بھی بچپن ہی سے نہایت باشعور اور بلند فہم وفراست کے مالک تھے۔ میاں صاحب ابھی پانچ برس کے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت حاجی بگا شیر کے خلیفہ حضرت صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب دربار شریف پر حاضری کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت حضرت میاں صاحب اپنے والد بزرگوار حضرت میاں شمس الدین صاحب کے ہمراہ دربار شریف میں موجود تھے۔ جناب صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب نے آپ کے سر مبارک پر دستِ شفقت رکھ کر حضرت میاں شمس الدین صاحب سے فرمایا کہ اس صاحبزادے کی آغوش خاص میں پرورش فرمائیں۔ یہ شمعدانِ حقیقت اپنی ضوفشانی سے ایک جہان کو منور کرے گا۔

ایک روز حضرت میاں شمس الدین صاحب چادر اوڑھے آرام فرمارہے تھے تو حضرت میاں صاحب نے پاس بیٹھ کر پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔ والد صاحب نے پوچھا کون ہو؟ آپ نے عرض کیا کہ میں محمد بخش ہوں۔ والد صاحب نے پوچھا کیا چاہتے ہو؟ آپ نے عرض کیا میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے سچا فقیر بنادے۔ والد ماجد نے ننھے محمد بخش کو سینے سے لگالیا اور بارگاہ کبریا میں یوں دعا فرمائی۔ ''اے علیم وبصیر پروردگار میرے اس بچے نے کبھی کسی دنیاوی کام یا خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ آج یہ تیری اور فقط تیری رضا کا طلب گار ہوا ہے میں اسے تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اے علام الغیوب مالک اسے اپنے نیک بندوں کی صف میں کھڑا کر...... '' (امین)

تحصیل وتکمیل علم:

بارھویں صدی ہجری کے وسط میں ایک کامل واکمل بزرگ حضرت حافظ محمد مقیم صاحب اپنے آبائی گاؤں موضع غازی گڑھ سے ہجرت فرما کر علاقہ سموال جو چک ٹھاکرہ سے پانچ میل کی مسافت پر مشرق کی جانب آباد ہے میں تشریف لائے۔ سموال آباد ہو کر انہوں نے ایک مدرسہ

Marfat.com

قائم کیا اور اس علاقے کو علم کی روشنی سے منور فرمانے لگے۔ یہی وہ درسگاہ تھی جہاں حضرت میاں بہاول بخش اور حضرت میاں محمد بخش ''حصول تعلیم کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت میاں محمد بخش نے اس مدرسے سے نظم ونثر، حدیث، فقہ، منطق اصول جامع میں کامل ہونے کے ساتھ عربی فارسی علوم ظاہری میں عبور حاصل کر لیا۔ میاں صاحب نے جن اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا ان کا تذکرہ اپنے اشعار (سوہنی مہینوال) میں کیا ہے۔ ان میں حافظ محمد علی صاحب، حافظ نور ولی صاحب، حافظ غلام حسین صاحب، نور حسین صاحب اور حافظ ناصر الدین صاحب کے اسماء شامل ہیں۔

سموال شریف کی درسگاہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کی طبیعت میں نکھار پیدا ہو گیا۔ بچپن میں ہی سچا فقیر بننے کی خواہش کرنے والے پابند صوم وصلوٰۃ میاں محمد بخش صاحب فقر و درویشی کے قریب سے قریب ہوتے چلے گئے۔ جب پورے جوان ہوئے تو ایک حلیم طبع گدڑی پوش چٹائی نشین فقیر کے روپ میں دنیا کے سامنے آئے۔ آپ کی عمر انیس برس کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد حضرت شمس الدین صاحب کا وقت آخر آ پہنچا۔ انہوں نے علاقے کے اکابرین کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ میں اپنی زندگی میں منصب خلافت وسجادگی اپنے صاحبزادے میاں محمد بخش کے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔ تمام حاضرین مجلس نے اس تجویز کی تائید کی لیکن میاں محمد بخش صاحب نے عرض کیا۔ ''یا حضرت آپ کے ارشاد کی تعمیل میں برکات کا خزینہ ہے لیکن اس منصب عالی شان کا خانہ زاد کو یارا نہیں۔ چونکہ اس منصب سے حکام وامراء سے میل وملاپ رکھنے کی صورت پیدا ہوتی ہے، دنیاوی جاہ وجلال میسر آتا ہے اور فقیر کو اس کی خواہش نہیں۔ دوسرے یہ کہ بڑے بھائی صاحب کی محرومی ہوگی جو مجھے گوارا نہیں۔ اس لئے دست بستہ عرض ہے یہ منصب میرے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش صاحب کو سونپ دیا جائے اور مجھے خزانہ الٰہی سے فقر کی جدی میراث دلوائی جائے۔''

یہ بیان سن کر والد ماجد چارپائی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور صاحبزادے کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بغداد کی جانب رخ کر کے گویا ہوئے: ''اے دستگیر بے پناہاں! میرے اس فرزند کے دونوں ہاتھ اپنے دستِ شفقت میں قبول فرمائیں۔ میں اسے آپ کے سپرد کرتا ہوں۔'' چنانچہ

Marfat.com

دربار گوہر بار کا منصب سجادگی آپ کے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش صاحب کے سپرد ہوا۔اور حضرت میاں محمد بخش صاحب منازل فقر طے کرنے میں مشغول ہو گئے۔

حضرت میاں محمد بخش صاحب کی بچپن میں ہی اپنے خاندان میں منگنی ہو چکی تھی۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا آپ کا لگاؤ فقر درویشی سے پختہ ہوتا گیا۔ جب حضرت میاں شمس الدین صاحبؒ نے آپ کو جوانی کی دہلیز پر دیکھا تو ان سے شادی کے بارے میں پوچھا۔آپ نے والد صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ فقیر کو شادی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔اس لئے مجھے اس کام سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔ والد ماجد نے بیٹے کی آرزو کا پاس رکھا۔لیکن دوسری طرف رشتہ چھوڑنے سے خاندان میں ناچاقی کا خدشہ تھا۔اس لئے وہ رشتہ میاں صاحب کے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش کو دے کر ان کی شادی کر دی گئی۔

ذکر بیعت:

دنیائے تصوف کے اصول وضوابط کے مطابق کسی کامل ہستی کے دست پر ظاہری بیعت کرنا ضروری ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر حضور سرور کونین ﷺ کسی کی رہنمائی یا تربیت خود بھی اویسی انداز میں فرمائیں تب بھی سالک کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ظاہری بیعت کر لیں تاکہ شرعی تقاضے پورے ہو جائیں۔تصوف میں دستِ مرشد پر بیعت کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔طالب حق اس میں سرگرداں رہتا ہے۔بعض اوقات مرشد کامل کی تلاش میں برس ہا برس گزر جاتے ہیں تب جا کر بیعت حقیقی نصیب ہوتی ہے۔ مولانا رومی اور شمس تبریز کی پہلی ملاقات کے بعد جب مولانا کو بیعت کی اشد ضرورت محسوس ہوئی عشق کی آگ بھڑک چکی تھی۔آپ شمس تبریز کی تلاش میں آٹھ یا نو سال سرگرداں رہے۔چونکہ شمس تبریز پہلی ملاقات کے بعد غائب ہو چکے تھے لہٰذا مولانا گلی گلی کوچہ کوچہ شہر بہ شہر دیوانوں کی طرح پھرتے رہے۔ بالآخر آٹھ سال بعد دوبارہ ملاقات ہوئی اور پیری مریدی کا سلسلہ چل نکلا۔شمس تبریز نے مولانا سے بیعت لی اور روحانی تربیت کا آغاز ہوا۔ ایسی بے شمار مثالیں تصوف کی دنیا میں موجود ہیں۔کوئی سلطان باہو سے پوچھے کوئی مولانا عبدالرحمٰن جامی سے دریافت کرے کہ ان کو مرشد کامل کب ملا اور کب بیعت نصیب ہوئی۔افسوس

Marfat.com

اس بات کا ہے آج ہم بیعت کی حقیقت اور روح سے آگاہ ہی نہیں۔ یاد رہے تصوف میں سالکین کے لئے یہ نہایت کٹھن اور مشکل مرحلہ ہے۔ یہاں جد و جہد بے چینی اور ایک طوفانی دور سے گزارنا مقصود ہوتا ہے تاکہ تزکیہ نفس اور تطہیر قلب حاصل ہو۔ سالک کے مقدر میں جتنا بلند مقام ہوتا ہے اتنے ہی شدائد سے گزرنا بھی ہوتا ہے۔ اور حقیقی بیعت پہلے ہی روز طالب حق کو دربار رسالت میں پہنچا دیتی ہے اور یہ کام بالآخر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیّدنا غوث اعظم کے توسط اور وسیلہ سے سرانجام پاتا ہے۔

حضرت میاں محمد بخش صاحب نے جس گھرانے میں آنکھیں کھولیں وہ خاندان حضرت پیر پیرا شاہ غازی قلندر قدس سرہ العزیز کے دربار کا سجادہ نشین گھرانہ تھا۔ حضرت میاں صاحب کے والد ماجد حضرت میاں شمس الدین صاحب بذاتِ خود بلند پایہ ولی کامل بزرگ تھے۔ حضرت صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب خلیفہ مجاز حضرت مرید خان بگا شیر آپ (میاں محمد بخش) کے سر مبارک پر دستِ شفقت رکھ کر آپ کے آفتاب عالم ہونے کے پیشن گوئی کر چکے تھے۔ بے شمار اولیاء کاملین، اغواث اور اقطاب حضرت پیر پیرا شاہ غازی قلندر پیر دمڑی والا کے حضور حاضری کے لئے دربار عالی تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت پیر غازی قلندر کا فیضان حضرت میاں صاحب کے سامنے ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

جب بیعت کی خواہش نے ایک طوفانی روپ اختیار کیا تو آپ نے استخارہ کرنے کے بعد حضرت غازی قلندر کی خدمت میں اپنی آرزو پیش کی تو مرشدِ کامل نے خواب میں آپ کے بازو پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اے فرزند ہم تمہارے پیر ہیں اور تم ہمارے مرید ہو لیکن ظاہری بیعت کے لئے ہمارے روحانی فرزند حضرت سائیں غلام محمد صاحب کے پاس موضع کلروڑی حاضری دو۔''

آپ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت سائیں غلام محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مدعا بیان کیا اور حضرت غازی قلندر کا ارشاد سنایا۔ حضرت سائیں صاحب نے فرمایا کہ چند روز صبر کرو۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر عرض کی تو وہی جواب ملا۔ غرض اس طرح چند سال گزر گئے۔ اس دوران عبادت و ریاضت کا سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب خود اس

Marfat.com

امر کی تصدیق فرماتے ہیں کہ اس انتظار میں جو تزکیہ نفس حاصل ہوا وہ کسی دوسری عبادت سے نہ ہوا۔

بالآخر قبولیت کی گھڑی آ پہنچی جس کا بے چینی سے انتظار تھا۔ حضرت سائیں غلام محمد صاحب نے آپ کو حضرت بابا بدوح شاہ ابدال کی قبر شریف کے قریب بیٹھا کر بیعت سے مشرف فرمایا۔ بیعت کے بعد حضرت میاں محمد بخش سلسلہ عالیہ قادریہ کی موتیوں کی لڑی میں پرو دیئے گئے۔

حضرت سائیں غلام محمد صاحب سے فیضیاب ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب نے مراقبے اور چلہ کشی میں وقت صرف کرنا شروع کیا۔ اسی دوران میں مرشد کامل کی طرف سے حکم ہوا کہ سرینگر جائیں اور ولی کامل حضرت شیخ احمد ولی سے فیض باطنی کا حصہ وصول کریں۔ لہٰذا آپ نے سرینگر کا سفر اختیار فرمایا۔ ایک تہہ بند اور ایک کمبل میں ملبوس، برہنہ پاؤں پہاڑوں ٹیلوں ندی نالوں اور گھنے جنگلات۔ کے دشوار گزار راستوں پر تن تنہا منزل بمنزل سفر کرتے رہے۔ علاقے کی اجنبیت درپیش تھی اور زادراہ سے تہی دست تھے مگر یاد الٰہی کے سہارے اور دل میں شوق سمندر لئے سفر طے کرتے چلے گئے۔ سفر کے دوران آپ کی ملاقات کچھ ایسے لوگوں سے بھی ہوئی جو حضرت شیخ احمد ولی صاحب سے ملاقات کے لیے سرینگر گئے تھے لیکن شیخ کے وہاں موجود نہ ہونے کی وجہ سے مایوس واپس لوٹے تھے۔ مگر میاں صاحب نے اپنا سفر جاری رکھا۔ سرینگر پہنچ کر حضرت شیخ کے در اقدس پر حاضر ہوئے تو ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی جو قرآن حکیم کی تلاوت میں مشغول تھا۔ چند لمحوں بعد سلام دعا ہوئی تو اس نوجوان نے بتایا کہ حضرت شیخ سفر پر ہیں اور ان کی واپسی کی کوئی اطلاع نہیں۔ اسی اثنا ایک نورانی شکل بزرگ ہاتھ میں اعصا لئے نمودار ہوئے۔ یہی حضرت شیخ احمد ولی تھے۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے آنے کا مقصد بیان فرمایا۔ حضرت پیرا شاہ غازی کا اسم مبارک سن کر حضرت شیخ احمد ولیؒ نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا۔ ''زیرک ہستی۔''

کچھ دیر ملاقات کے بعد آپ نے اجازت چاہی تو حضرت شیخ احمد ولی نے اپنی جیب

Marfat.com

سے کچھ پیسے نکال کر آپ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ بازار سے پاپوش (جوتا) خرید کر پہن لیں کیونکہ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند عابد و زاہد ہیں اور سرینگر کی گلیاں آلودہ ہونے کی وجہ سے آپ کی ظاہری طہارت میں فرق آئے گا۔ چنانچہ آپ نے بڑی عاجزی سے پیسے لئے اور بازار سے تنکوں کی بنی ہوئی چپل خرید کر پہن لی۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ آپ سرینگر سے جب واپس جانے لگیں تو جانے سے قبل یہاں تشریف لائیں انشاءاللہ ملاقات ہوگی۔

حضرت میاں صاحب نے سرینگر میں واقع اولیاءاللہ کے مزارات مقدسہ کی زیارت کی۔ اسی دوران میں سید باقر علی شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جب آپ کی آمد کے متعلق لوگوں میں خبر پھیل گئی تو ملاقات کے لئے جم غفیر جمع ہوتا گیا۔ چنانچہ اس مصروفیت میں آپ نے سرینگر میں ایک مہینہ قیام فرمایا اور جب واپسی کا ارادہ کیا تو پھر حضرت شیخ احمد ولی صاحب کے در دولت پر حاضر ہوئے تو اسی نوجوان سے ملاقات ہوئی جو پہلے کی طرح لکڑی کے تخت پر بیٹھا تلاوت قرآن پاک کر رہا تھا۔ اتنی دیر میں پھر حضرت شیخ تشریف لائے اور آتے ہی حضرت میاں صاحب کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے خلوت خانے میں لے گئے۔ دونوں بزرگوں کے درمیان کیا گفتگو ہوئی یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیا لیا کیا دیا۔

میاں عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں پیری مریدی کوئی آسان کام نہیں یہ حکمتِ الٰہیہ کے اسرار و رموز ہیں جس کا تعلق باطنی سربلندیوں سے ہوتا ہے۔ اس شعر کا ترجمہ یہ ہے۔ ''عاشق و معشوق کے درمیان رمز و اسرار ہیں۔ جس کی کراماً کاتبین کو بھی خبر نہیں ہوتی۔''

ریاضات و مجاہدات:

دنیائے تصوف کا یہ بھی ایک اٹل ضابطہ ہے کہ مشاہدات مجاہدات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ بغیر مجاہدہ کے مشاہدہ ممکن نہیں۔ مجاہدات کے لئے بھی برس ہا برس درکار ہیں۔ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی نے پچیس سال مجاہدات میں صرف کئے۔

حضرت میاں صاحب یہاں سے اپنا فیض باطنی کا حصہ وصول کرنے کے بعد واپس

Marfat.com

آئے تو آپ کی طبیعت میں تغیر نہیں بلکہ ایک تلاطم پیدا ہو چکا تھا۔ آپ چلہ کشی و ریاضات کے لئے جنگل میں تشریف لے گئے اور کئی کئی روز تک کسی سے ملاقات نہ کرتے ایک مرتبہ رات کے وقت جنگل میں مصروف عبادت تھے تو اچانک ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور میاں صاحب سے کہنے لگے کہ اس جنگل میں ایک ایسی بوٹی ہے جس سے خالص سونا بن سکتا ہے اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو اس کی ترکیب بتا سکتے ہیں۔ یہ سن کر میاں صاحب نے فرمایا کہ ہمارے گھر میں مال و زر کی کثرت ہے آپ مجھے کوئی ایسی ترکیب بتائیں جس سے مس قلب میں سونے جیسی چمک پیدا ہو جائے یہ سن کر بزرگ مسکرائے اور تشریف لے گئے۔ کچھ دنوں بعد وہ بزرگ دوبارہ حاضر ہوئے۔ اور فرمایا ہم آپ کو ایک ایسی وظیفہ بتا سکتے ہیں جس سے جنگل کے جانور آپ کے تابع ہو جائیں گے اور شیر بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرے گا۔ اگر چاہیں تو اس پر سواری بھی کر سکیں گے۔ یہ سن کر میاں صاحب نے فرمایا ہمارے خاندان کے طویلے میں خوش رنگ اور تیز رفتار گھوڑیاں موجود ہیں۔ اگر سواری کی ضرورت ہو تو ہم وہاں سے پوری کر سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے ہم اپنے نفس امارہ پر سواری کر سکیں یہ سن کر بزرگ نے آپ کو دعا دی اور کچھ وظائف بتا کر تشریف لے گئے۔

۱۲۷۴ ہجری میں آپ کے مرشد کامل حضرت سائیں غلام محمد صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے تو آپ ان کے فراق میں نڈھال ہو گئے۔ زمانہ شباب کے عروج پر ۲۸ برس کی عمر میں اپنے مرشد کامل کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔ ان کی قبر پختہ کروائی اور مرشد کامل اور دادا پیر حضرت بدوح شاہ ابدال کی قبور کے گرد چار دیواری تعمیر کروائی۔ معلوم ہوا آپ ایک گدڑی پوش فقیر ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے منتظم بھی تھے۔

حضرت میاں صاحب نے دربار پیر اغازی قلندر کے صحن میں ایک چھپر تعمیر کرایا اور ہمہ وقت اس چھپر میں رہنے لگے۔ یہ چلہ کشی کا دور تھا۔ جس کو تحریر میں لانا مشکل کام ہے۔ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان قصیدہ غوثیہ کا ورد کرنا آپ کا معمول تھا اس وقت آپ پر اس قدر محویت و استغراق طاری ہوتا تھا جو بیان سے باہر ہے اس چھپر میں مجاہدات کی معیاد چودہ برس

Marfat.com

بتائی جاتی ہے۔

تصانیف:

عبادات وریاضت کے ساتھ ساتھ دین حق کی تبلیغ اور تصانیف کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ آپ کے تمام مکتوبات منظوم ہوا کرتے۔ دوستوں عزیزوں اور حکام بالا کو جب بھی خط لکھتے وہ منظوم ہوتا۔ آپ کو اردو، فارسی، عربی اور پنجابی پر مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ کا کلام تمام مذکورہ زبانوں پر محیط ہے تاہم سب سے زیادہ کلام پنجابی زبان میں ہے۔ اس کے بعد دوسرا نمبر فارسی زبان کا ہے۔ اردو اور عربی میں آپ نے کم لکھا ہے۔ آپ کے کلام کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ نے اردو اور فارسی کے الفاظ کو پنجابی اشعار میں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان میں سنسکرت اور ہندی کے الفاظ بھی شامل ہیں نثر میں آپ کا کلام بہت کم ملتا ہے۔

شعر گوئی کے لئے آپ کو محنت ومشقت کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ آپ کے تخیل کی دنیا میں اشعار خود بخود تخلیق ہو کر سلسلہ وار اُمڈتے رہتے اور سننے والوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ اشعار کے ذریعہ کہیں تصوف ومعرفت کے موتی پروتے تو کہیں عشق ومحویت کے چمکتے لعل بکھیرتے۔ یہ حقائق ومعارف کا دریا جہالت وگمراہی کے تنکوں کو بہا کرلے جاتا۔ مولانا روم کی مثنوی بھی وجدانی کیفیت میں لکھی لکھائی گئی۔ مولانا وجدانی اور محویت کی حالت میں ٹہلتے اور مثنوی کا دریائے معرفت آپ کی زبان سے جاری ہو جاتا۔ آپ کے مرید خاص اور خلیفہ اوّل جناب حسام الدین چلپی ان اشعار کو لکھتے جاتے۔ اسی طرح مثنوی مولانا روم کی تکمیل ہوئی۔

حضرت میاں محمد بخش کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ آپ نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو زیر بحث لا کر اپنا فلسفہ بیان کیا ہے۔ بلکہ انسانی زندگی سے نکل کر عالم لاہوت وموت اور بعث بعد الموت پر مکمل گفتگو فرمائی ہے۔ معرفتِ الٰہیہ سے متعلق آپ کا بیان زیادہ تر رمز واشارت پر محیط ہے۔ یہاں تنزلاتِ ستہ کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

حضرت میاں صاحب نے تعریف حسن انسانی، منظر کشی، علم موسیقی ساز، علم فلکیات، علم

Marfat.com

ہیت، علم نجوم، جذبات نگاری، مرثیہ نگاری، بیت نگاری، قافیہ ردیف، دنیاوی رسم و رواج، راج حکومت، جنگ و جدال، سفارتی تعلقات، سفر و حجر، ہجر و وصال اور شرح و فقہ پر اس انداز سے گفتگو فرمائی ہے کہ انفرادی مضامین کے ماہرین کو بھی حیران کر دیا ہے۔ حضرت میاں صاحب کی شہرت آپ کی شہرہ آفاق مثنوی سیف الملوک کی وجہ سے دنیا بھر میں ہوئی۔ یہ محض ایک فرضی داستان ہے۔ درحقیقت حضرت میاں محمد بخش کا تعارف دنیا میں آپ کے عارفانہ کلام کی وجہ سے ہے۔ پوری دنیا میں جہاں جہاں اہل ذوق موجود ہیں جہاں خانقائیں اور درسگائیں موجود ہیں اسلامی تقریبات میں آپ کا عارفانہ کلام پڑھا جاتا ہے جو روح کے لئے غذا مہیا کرتا ہے۔ مگر افسوس اہل علم آپ کو ایک شاعر کی حیثیت روشناس کراتے ہیں۔ ایک ولی کامل کے طور پر بہت کم ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ کی تخلیقات کا ادبی نقطہ نظر سے تجزیہ کیا جاتا ہے آپ کے کلام میں معارف اور اسرار الٰہیہ کا جو سمندر موجزن ہے اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ نہ ہی کوئی ایسی جامع کتاب سامنے آئی ہے جو سالکین راہ طریقت کو رہنمائی فراہم کر سکے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے عارفانہ کلام کے ایک شعر کی شرح کے لئے کئی دفتر لکھے جا سکتے ہیں مثلاً ـ

آئی جان شکنجے اندر جیوں ویلن وچ گنا　　　　رو ہنوں کہہ ہُن رہ محمد جے رہوے تے منّاں

یہ تو کوئی طالب صادق سے پوچھے جو منازل سلوک طے کر رہا ہے۔ کہ اس شعر کا کیا مطلب ہے جو شکنجے میں پھنس کر نکلنا بھی چاہے یعنی فراریت اختیار کرنا بھی چاہے تو بھاگ نہیں سکتا۔

حضرت میاں صاحب نے شعر گوئی کا آغاز لڑکپن سے ہی کر دیا تھا۔ دوہڑے قطعے اور رباعیاں لکھنا آپ کا معمول تھا۔ آپ کی باقاعدہ تحریر و تصنیفات کا عرصہ تقریباً ساٹھ برسوں پر محیط ہے۔ آپ کے بہت سے ملفوظات و مکتوبات ابھی تک اکٹھے نہیں ہو سکے جس کے لئے ایک مرکزی ادارے کی ضرورت ہے۔

حضرت میاں صاحب نے اپنی باقاعدہ تصانیف کا آغاز ستائیس برس کی عمر میں کیا اور سب سے پہلے داستان سوہنی مہینوال لکھی۔ آپ نے کل پندرہ کتابیں تحریر فرمائیں۔ جن کی فہرست

Marfat.com

مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) (۲) سوہنی مہینوال (۱۲۸۳ھ) ط (۱) (۲) تحفہ اسرار (۱۲۸۳ھ) ط (۱) (۳) شیخ صنعان (۴) (۱۲۸۳ھ) ط (۱) (۵) شاہ منصور (۱۲۸۶ھ) ط (۱) (۶) نیرنگِ عشق (۱۲۸۶ھ) ط (۱) (۷) شیریں فرہاد (۸) (۱۲۸۶ھ) ط (۱) (۹) مثنوی سیف الملوک (۱۲۸۹ھ) ط (۱) (۱۰) تحفہ رسولیہ (۱۲۹۱ھ) ط (۱) (۱۱) تحفہ خواص (۱۲) (۱۲۹۳ھ) ط (۱) (۱۳) احوال حیات (۱۲۹۸ھ) ط (۱) (۱۴) ہدایت المسلمین (۱۲۹۹ھ) ط (۱) (۱۵) گنج (۱۶) (۱۳۰۳ھ) ط (۱) (۱۷) پنج گنج (۱۳۰۵ھ) ط (۱) (۱۸) کرامات (۱۳۰۳ھ) ط (۱) (۱۹) گلزار فقیر

سی حرفیاں، شعر و بیت منظوم تحریریں ان کی تفصیل یہ ہے

۱- بارہ ماہ

۲- سی حرفی سسی پنوں

۳- سی حرفی قول

۴- سی حرفی مشکل کشا

۵- سی حرفی الٰہی بخش

۶- سی حرفی پیر گاشیر

۷- سی حرفی ملک محمد

۸- سی حرفی باقر علی شاہ

۹- سی حرفی فتح علی بشیر

۱۰- سی حرفی الہام الٰہی

۱۱- سی حرفی ہیر

۱۲- شجرہ طریقت قادریہ

۱۳- سلامی کرامات محمدی

۱۴- شجرہ طریقت قادریہ دوم

۱۵- مناجات حضور غوث اعظم (فارسی)

مناجات (نظم فارسی)

تبلیغ دین:

حضرت میاں صاحب نے دینی تبلیغ کا سلسلہ اس انداز سے شروع کیا جسے انگریز کبھی نہ سمجھ سکا۔ ان کے دور میں کوئی تحریک نہ تھی، میاں صاحب نے اپنے فطری عشق و تصوف کو اپنا نقطہ نظر بنا کر عوام الناس کو دینی موقف قائم رکھنے اور فرض کی ادائیگی کا درس دیا اور دینی حیات اسلامی اخلاقیات کو ایسے انداز میں پیش کیا کہ لوگ امتیاز مذہب و عقیدہ آپ کے گرد جمع ہوتے چلے گئے اور کیا مسلمان کیا ہندو ہر طرح حضرت میاں صاحب ہر

Marfat.com

چیز بے نیاز بنا کر رکھ دیا جلال الٰہی کی یاد زندگی کا محور تھی کونین کی محبت میں شامل رہتا ہے اور اس کو بڑی دیوانگی کا بجا کر رہا کر بالمعروف و نہی عن المنکر کے عمل میں زندگی کی ادائی کا درس دیتے رہے اگرچہ آپ ظاہر و باطنی طور پر محویت و استغراق کے عالم میں رہتے تھے تاہم آپ کی محویت کبھی یہ صورت اختیار نہ کرتی تھی بلکہ حال جذب میں بھی آپ کی مجلس وعظ و تبلیغ ہوتی جس سے ہزاروں لوگ مستفید ہوتے تھے آپ کی مجالس عموماً ظہر سے عصر تک رہتی اس کے بعد آپ وظائف میں مشغول ہو جاتے۔

ایک ایسے دور میں جبکہ پوشیدہ نہیں تھی کہ جنوبی پنجاب عظیم تبلیغی مرکز اور روحانی علوم کی درسگاہ بن چکی تھی جہاں سے دینی اور روحانی تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا حضرت میاں محمد بخش صاحب نے اپنا ظاہر و باطن دین کی تبلیغ اور انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

گرمیوں کے موسم میں آپ پہاڑ میں ضلع بخش تشریف لے جایا کرتے تھے دامن کوہ کا یہ مقام جہاں موسم گرما میں گرمی کی شدت بہت کم ہوتی ہے آپ نے وہاں ایک مسجد تعمیر کرائی جو تعمیر کا نادر نمونہ ہے اس کے ساتھ ایک چشمہ پر بند باندھ کر پانی ذخیرہ کرنے کا انتظام فرمایا تالاب کے پاس ایک پتھر پر اکثر جاکر نماز پڑھا کرتے تھے تمام اشیاء اب اس علاقے کے نوادرات میں شامل ہیں۔

حضرت میاں محمد بخش ایک کامل ولی اللہ عارف باللہ اور مبلغ اسلام با عمل صوفی تھے آپ کی صحبت سے فیض یاب ہونے والے ارادتمند تقویٰ و تجرید کی منازل طے کرتے ہوئے درجہ کمال کو پہنچے آپ کی تصانیف سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ ایک قادر الکلام شاعر تھے آپ کی شہرت کی وجہ آپ کا کلام ہے جو عشق و آہ توحید میں ڈوبا ہوا اپنی صنف کا ایک علیحدہ مقام رکھتا ہے تشبیہات و استعارات کی صورت میں عوام کے سامنے موجود ہے یہ کہنے میں مجاز عشق کے قصے لکھے ہیں دراصل مجاز کے روپ میں حقیقت کی لڑی ہے اہل اللہ و اہل بصیر نظر آپ کا کلام سن کر جھوم اٹھتے ہیں انہیں کسی شرح کی ضرورت نہیں بلکہ میاں صاحب کے کلام کو سمجھنے کے لئے شرح و حواشی کی ضرورت ہے تب یہ کلام اپنے معنوی خزانے کھول دیتا ہے۔

Marfat.com

آپ کی مسلسل جدو جہد تبلیغ وارشاد سے خطہ کشمیر و پنجاب میں نورِ حق جگمگا اٹھا۔ دین اسلام کا آفتاب اپنی کرنیں بکھرنے لگا۔ علم و معرفت کے چشمے پھوٹے اور ہزار ہا بلکہ لاکھوں تشنگان علم و معرفت سیراب ہوتے رہے اور سیراب ہوتے رہیں گے۔ ان بزرگان دین کو محض شاعر کہنا درست نہیں۔ یہ الفاظ تو اہل مغرب اور اغیار ان صوفیائے کرام کے لئے استعمال کرتے ہیں جو سخن گو تھے مثلاً۔ ابن الفرید، مولانا روم، خواجہ فرید الدین عطاء بڑے اچھے شاعر تھے۔ ان ہستیوں نے بشمول حضرت میاں صاحب اسلام کے روحانی نظام کے ڈنکے بجائے۔ اور اغیار تو اسلام کے اس روحانی نظام یعنی تصوّف اور صوفیاء کرام سے خائف رہتے ہیں۔ ان ہستیوں کے مزارات پر لوگ اس لئے نہیں جاتے کہ یہ بڑے اچھے شاعر تھے بلکہ ان کے درباروں سے قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے روحانی تربیت ملتی ہے۔ تصوف کے اسرار و رموز کھلتے ہیں رہنمائی ملتی ہے۔ اس لئے ان کے مزارات پر ہمہ وقت رات دن قرآن خوانی ہوتی ہے درود و سلام پڑھا جاتا ہے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

اولیاء کاملین کی سنت کو حضرت میاں صاحبؒ نے بھی اپنی زندگی میں جاری و ساری رکھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ آپ اپنی تمام حیات ظاہری میں کبھی کسی حاکم راجہ مہاراجہ یا افسر بالا کے ہاں کسی کام کی غرض کے لئے تشریف نہیں لے گئے بلکہ ایسے بڑے لوگ جاہ حشمت والے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، قدم بوسی کرتے اور اپنی حاضری کو سعادت مند سمجھتے تھے۔

اخلاق حسنہ:

اگرچہ آپ پر اکثر بیشتر جذب کی کیفیت طاری رہتی پھر بھی دین کے تمام ارکان سختی سے ادا کرتے۔ ایک مرتبہ چلہ کشی کے دوران کھانا پینا تقریباً موقوف کر دیا۔ بیر کی گھٹلی کو پیس کر (ستو بنا کر) اس سے روزہ افطار کرتے۔ کم خوری کی وجہ سے آپ جسمانی طور پر بے حد لاغر ہو گئے اور آپ کو پیشاب کی تکلیف ہو گئی۔ نماز کے دوران آپ کو آٹھ آٹھ مرتبہ وضو کرنا پڑتا لیکن آپ نے اتنی تکلیف کے باوجود چلہ پورا فرمایا۔ آپ کے دل میں عشق رسول اللہ ﷺ کا طوفان ہمہ وقت موجزن رہتا۔ آپ ﷺ کا نام گرامی سنتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

Marfat.com

ان تمام اوصاف کے ساتھ ساتھ آپ ایک بہترین منتظم اور جفاکش انسان بھی تھے اور اپنے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش کی حیات میں عبادات وریاضات سے وقت نکال کر کھیتی باڑی میں بھائی کا ہاتھ بٹاتے ۔ جب دربار حضرت پیرا شاہ غازی قلندر کی بیرونی چار دیواری کی تعمیر شروع ہوئی تو آپ نے اس کے انتظام میں بھرپور حصہ لیا اور مزدوروں کا ہاتھ بٹاتے رہے۔

حضرت میاں صاحب اپنے دوست احباب سے بڑی محبت وشفقت سے پیش آتے تھے اگر کوئی حاجت مند آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حسبِ توفیق اس کی حاجت روائی فرماتے غلط مقدمات میں ملوث افراد جب دادرسی کے لئے آتے تو عموماً آپ حکام بالا اور اراکین سلطنت کو منظوم رقعہ تحریر فرماتے اور سفارش کرتے ۔ حکام بھی آپ کا بے حد احترام کرتے ہوتے غلط مقدمات خارج کر دیا کرتے ۔ اسی طرح آپ نے ایک مرتبہ راجہ اللہ داد مرحوم رئیس لہڑی راجگان کی بھی مدد فرمائی اور جموں کی عدالت میں ان کا جو مقدمہ چل رہا تھا کامیابی دلائی۔

وفات:

ایک دن حسب معمول بعد از نماز عصر اپنے اوراد و وظائف میں مصروف تھے ۔ موسم سرما کی وجہ سے ایک خادم نے آگ جلائی اور نماز مغرب کے وضو کے لئے پانی گرم کیا ۔ آپ نے وضو کیا اور آگ کے قریب تشریف لے گئے ۔ اسی وقت بدن میں کمزوری محسوس ہوئی تو آپ ایک طرف جھک گئے ۔ خدام نے مل کر آپ کو سہارا دیا اور چارپائی پر لٹا دیا ۔ ایک دن اور ایک رات آپ پر غشی کی حالت طاری رہی ۔ دوسرے روز آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ کا وصال سات ذوالحج 1324 ہجری بمطابق ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء بروز منگل ہوا۔

آپ کے وصال کی خبر سن کر کہرام مچ گیا اور ایک ہجوم آمڈ آیا ۔ جس طرح حضرت مولانا جلال الدین رومی کی وفات پر سانحہ پیش آیا تھا اور لحد میں اتارنے تک آٹھ تابوت ٹوٹ گئے تھے اور بار بار تابوت تبدیل کئے گئے اسی طرح حضرت میاں صاحب کی وفات حسرت آیات پر لوگوں کا ہجوم دیکھنے میں آیا ۔ جنازے کے لئے اتنی مخلوق خدا اکٹھی ہوئی کہ صف بندی کرنے

Marfat.com

کے لئے گھٹنے ٹیک کر یا بیٹھ کر تمام تر کمال کی خدمت رہتی۔ آپ کی وصیت تھی کہ مجھے وہی شخص غسل دے اور وہ شخص نماز جنازہ پڑھائے جس نے تمام عمر کسی غیر محرم عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ہو۔ اس خدمت کے لئے حضرت حافظ مطیع اللہ صاحب جو سیالکوٹ کے رہنے والے تھے، خود کو پیش کیا۔ پہلی روایت کے مطابق حضرت حافظ مطیع اللہ صاحب نے آپ کو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھائی جبکہ دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت حافظ مطیع اللہ صاحب نے غسل دیا تو حضرت میاں صاحب کی وصیت کے مطابق جنازہ تیار کر کے رکھ دیا گیا تو ایک نقاب پوش بزرگ تشریف لائے جن کو کوئی نہیں جانتا تھا، انہوں نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی اور فارغ ہو کر بغیر کسی سے بات کئے رخصت ہو گئے۔ آپ کی پگڑی، ایک تسبیح مبارک اور ایک عصا مبارک اشیاء کو قبر میں دفن کر دیا گیا۔

حلیہ مبارک:

حضرت میاں صاحب کا قد مبارک بلند و موزوں، رنگ گندمی، بال مبارک کالے (ا بڑا) خوشنما پیشانی کشادہ، چشمان سرخ، ناک بلند و قدرے خمیدہ، سینہ کشادہ، جسم طاقتور، جو اپنے وقت میں پہلوانوں کے ہم پلہ تھا۔ گفتار شیریں، فصیح و بلیغ، طبیعت مبارک نکتہ سنج، مزاج حلیم و بردبار، بخشش و سخاوت شعار، چال تیز رفتار، متواضع، عجز و انکسار کا پیکر، قائم اللیل، صائم الدہر، گھوڑے کی سواری کے شوقین تھے۔

آپ کی تربت مبارک حضرت میاں صاحب کی اپنی خواہش کے مطابق روضۂ اطہر مشرق کی جانب چند گز کے فاصلے پر بنائی گئی۔ بعد ازاں آپ کے پوتے حضرت میاں محمد صاحب نے آپ کا روضہ مبارک تعمیر کروایا۔

عرس مبارک:

حضرت میاں صاحب کے دربار مقدس پر ہر سال ماہ ذوالحج کی تاریخ کو عرس منایا جاتا ہے۔ علماء، فضلاء، امراء، مجلس اور عوام الناس ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں۔ قرآن خوانی ہوتی ہے۔ درود و سلام بحضور محمد مصطفیٰ ﷺ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد نعتیں، حمد اور قصائد پڑھے جاتے ہیں اور پھر آخر میں حاضرین محفل کو لنگر کھلایا جاتا ہے۔

(محمد ارشد ...)

84917

Marfat.com

ماخذات

۱۔ عارفِ کھڑی، راجہ احمد، میاں محمد سکندر

۲۔ حیاتِ حیدر شاہ، ملک محمد کرشاکر

۳۔ کلام میاں محمد بخش، ملک محمد کرشاکر

۴۔ گلستانِ قلندری، مشہود الحق قریشی

۵۔ پنجابی شاعری، عزیز آفاقی

۶۔ سیف الملوک، ترتیب و مقدمہ محمد شفیع عقیل

۷۔ سوانح عمری حضرت میاں صاحب، حضرت قاضی مولوی محبوب علی فقیر

۸۔ میاں محمد بخش احوال و آثار، عزیز احمد چوہدری

۹۔ مقدمہ سیف الملوک، سید سبط الحسن ضیغم

۱۰۔ مقالہ حضرت میاں محمد بخش صاحب، سید اختر امان جعفری

۱۱۔ تذکرہ قلندری، مولانا طارق مجاہد جہلمی

۱۲۔ سوانح عمری حضرت میاں محمد بخش صاحب، ٹھیکیدار ملک محمد

۱۳۔ بوستانِ قلندری، ٹھیکیدار ملک محمد جہلمی

۱۴۔ سوانح عمری حضرت میاں صاحب، مولوی عبدالرحمن

۱۵۔ لعلاں دی پنڈ، اقبال صلاح الدین

Marfat.com

Marfat.com

سی حرفی حضرت مولا مشکل کشا شیر خدا

الف انبیاں دے سر تاج اگے دن رات درود سلام ہووے
ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ علیؓ اوہدی آل اولاد تمام ہووے
کل اولیاں دا سر تاج علیؓ جیندا سب جہاں غلام ہووے
جس علیؓ محمد اسؤ ریا ای بھاہ نرگ دی اس حرام ہووے

ب باپ نے جمدیاں علی نوں جی آندا چائیکے بُت مناونے نوں
بت علی نوں ویکھ کے ڈگ پئے لوڑن قدم اتے متھا لاونے نوں
آئے لین دیدار فرشتے جی حوراں سب آیاں منگل گاونے نوں
سون شان محمدا شاہ دا جی دل لوچدا مدح سناونے نوں

ت تک کے شیر خدا ئیدے نوں دیودنت راکش نس جاوندے نی
نعرہ بجھ کے علی دے نام دا جی کوہ قاف بھی تاب نہ لاوندے نی
سیوہ دار جو اوس جناب دے جی منہ منگیاں نعمتاں پاوندے نی
سخی شاہ مرداں علی شیر یزداں پنوداں طبق محمدا گاوندے نی

ث ثابت نال یقین دے جی جہاں مرتضےٰ علی نوں یاد کیتا
سبھو مشکلاں اسدیاں حل ہویاں گھر دلی تے دین آباد کیتا
مسلمان کیتا علی کافراں نوں سینہ صاف تے دل آزاد کیتا
واری جان محمد مرتضےٰ توں مسلمان جہاں شمشاد کیتا

Marfat.com

ج ج جگ جگ اندر اندر نہیں نہیں مول مول ہو ہو ہیا ہیا کوئی کوئی مرتضیٰ مرتضیٰ علی علی دے دے نور نور دا دا جی جی
رستم رستم بہمن بہمن تے تے سفند سفندیار یار علیؑ علیؑ فقر فقر کر کر کے کے گئے گئے ٹوا ٹوا جی جی
علی علی نام نام سن سن کے کے کیا کیا بدلا بدلا بدلی بدلی تاپ تاپ نام نام سمر سمر فغفور فغفور دار دار جی جی
کر کر دے دے محمدؐ محمدؐ دی دی شاہ شاہ دا دا جناح جناح جس جس کے کے گھر گھر نور نور سو سو دا دا جی جی

ح ح حد حد نئیں نئیں ہدا ہدا دے دے قرب قرب دا دا جی جی علیؑ علیؑ نبیؐ نبیؐ دے دے وچ وچ جا جا نا نا ئیں ئیں
نبیؐ نبیؐ گئے گئے معراج معراج تے تے علی علی ٹھا ٹھا جتھے جتھے سو سو دی دی وقت وقت سبا سبا نا نا ئیں ئیں
نبیؐ نبیؐ ملک ملک دی دی جد جد آپ آپ کہیا کہیا رقدا رقدا ہدا ہدا دل دل اذن اذن صاحب صاحب نا نا ئیں ئیں
ساڈا ساڈا مان مان محمد محمد آسرا آسرا جی جی باجھ باجھ اوس اوس بلند بلند جنا جنا نا نا ئیں ئیں

خ خ خیبر خیبر ماں ماں تے تے در در بند بند سیاہ سیاہ علیؑ علیؑ اک اک کلڑا کلڑا مار مار دا دا ای ای
نعرہ نعرہ بجھ بجھ کے کے علی علی دے دے نام نام جی جی چھیڑ چھیڑ ہو ہو نکول نکول کفار کفار ای ای
کئی کئی لکھ لکھ کروڑ کروڑ وار وار ور ور جیہے جیہے علی علی تر تر وڑ وڑ مر مر وڑا وڑا ڈار ڈار دا دا ای ای
کر کر دے دے محمدؐ محمدؐ دی دی شاہ شاہ دا دا جناح جناح جھٹ جھٹ دے دے وقت وقت نگاہ نگاہ دار دار ای ای

د د دلدل دلدل دا دا اسوار اسوار علیؑ علیؑ مہر مہر دی دی لالاں لالاں دا دا مرتضیٰ مرتضیٰ جگ جگ دا دا تا تا
جس جس حسن حسن بہتر بہتر وار وار دے دے تے تے بیت بیت دے دے تواہ تواہ لکھ لکھ دا دا تا تا
کل کل خلق خلق دی دی رس رس پہنچا پہنچا وندی وندی حسن حسن مرتضیٰ مرتضیٰ ہیاں ہیاں حسن حسن تا تا تا تا
شاہ شاہ اسطے اسطے نام نام محمدؐ محمدؐ دے دے کریں کریں شوق شوق لہو لہو مدد مدد تا تا تا تا

Marfat.com

ذ ذ ذکر ذکیا تیڈا ذاتے نام نام دی جگ کرے مور دنیا ہیاں ہیاں ساریاں بانوں نوں
مائی مائی پیاپ بھکھیاں بھیاں نکیاں نکیاں دا پلڑا پلڑے کجھیں کجھل سال اعاریاں بانوں نوں
نام نالیمند لیلاں یارکام کاتمام تماہوندوندے لیکھے لیکھے تے غمخفا شفا آزاریاں بانوں نوں
شاہاشکل ہامن سوال الحمد محمدے دا دلیری کری مددمدے بھیج بھیج سواریاں بانوں نوں

ر ر ربّ بابا لاڈلاڈ شاہ شاہ مرد مان الہا الٰہی کیا کرسول سول مقبول قبول دا تواں توں
بند بیوانایاں اناں دے بند چھڈ چھوٹاں ناویں خوش خوش شوہناں نازہ رخ رخ لتّ لا توں توں
تیرا تیکھ دکھیٹیاں ارکھ دیکھ جلوندا وندے نی شفا شفا کافی کافی ہیں رہ رحولا توں توں
شاہا شاہاں حسن حسین حسینی دو داسطہ الٰہی اروار کویں محمد محمدے سول سول دا تواں توں

ز ز زور زور تینوں تنوں مولا مولا کیا کیتا دتیرا تیرے زور زور دا جن جن انسان انانا ئیں ئیں
امت امت نبی نبی کریم کریم بنی دی وچ وچ کوئی کوئی تدتد جیڈ جیڈ بلند بلند نشان نشانا ئیں ئیں
کوہ قاف قاف کنبن کنبن تیرا تیرا اکھ حملہ حملہ نعرہ نعرہ جھلد جھلدے دھرت دھرت آسمان انا ئیں ئیں
سنو سنو عرض عرض محمد محمدی دی عرض عرض کر کر ہور ہور جھلد جھلد کوئی کوئی جہان جہانا ئیں ئیں

س س سنگال سنگال بیڑے بیڑیاں پار تر وڑ وڑ ونجاندا ندا تیرے تیرے نام نام شریف شریف دا زور زور مرد مرد دا
جدوں جدوں تال تال الیقین یقین دے یاد یاد کرے کرے چھچھے پھاہی عجون توفی چوڑ مرد مرد دا
بجن تجن توں توں جہند جہاند کیہا خوف خوف خدا نہوں تو ٹٹدے جگ جگ سارا سارا کرے کھیدھمر مرد دا
دو دو تی تی سب سب محمد محمد دے نزیز کر کر ولکرمیلو میلو یار یار مٹا مٹائیکلے کلے شور شور مرد مرد دا

Marfat.com

ش   شاہ شاہاں علیؓ میر میراں دستگیر ہیں ڈھٹھیاں ماندیاں دا
تدھ جیڈ ملاح نہ ہور کوئی بیڑی ڈبدیاں رہڑ دیاں جاندیاں دا
توں تے اوترے نوں پت بخشاں ہیں ضامن ہیں نمانیاں باندیاں دا
شاہا میل کھاں یار محمدؔ دے دل لے کے مکھ چھپاندیاں دا

ص   صفدرا حیدرا دولیا او تیرے سوہنے نام توں گھولیاں میں
تیرے دردی خاک دا قدر بھارا کرسی عرش دے نال سی تولیاں میں
نام رب دے واسطے بخش مینوں جھیڑا سخن اولڑا بولیاں میں
لوسار شتاب محمدؔ دی فکراں رولیا تے جی ڈولیاں میں

ض   ضرب لگی سینے ہجر دی جی گجھی سانگ کلیجڑے رڑکدی ہے
پانی کون پاوے اوگن ہارا تے نت اگ فراق دی بھڑکدی ہے
مہربان ہووے جدوں شاہ شاہاں جھب ملے مرادنہ اڑا کدی ہے
تیری مدددی آس محمدؔ نوں توڑے خلق ساری پئی دھڑکدی ہے

ط   طرف تسادڑی بہت مینوں ہور طرف دوجی نائیں سجھدی جی
جبہ فقر دا تے چادر سیّدی دی مولیٰ پاک دتی تینوں پجدی جی
تیرا نام کنجی در جنتا ندی اگ دوزخاں دی جس تھیں بجھدی جی
سر کردمہم محمدؔ دی جیندی فکر اندر جند پجھدی جی

Marfat.com

ظ	ظاہری باطنی روگ اتے کامل توں حکیم طبیب ہیں جی
تیرا نام مونا دہے ناد علیؓ سچے رب دا خاص حبیب ہیں جی
تیری دوستی دا فخر انبیاں نوں نبیؐ پاک دے نال قریب ہیں جی
محمد بے نصیب ہماڑاں نوں مولیٰ بھیجیا نیک نصیب ہیں جی

ع	علی دا مرتبہ بہت اچا یوسف مصرے پئے تیں توں گھولڑے نی
ذوالقرنین نالے جمشید جہیئے دا را خسرو تیرے گولڑے نی
بنے تدھ لائے بیڑے نوحؑ والے جدوں وچ طوفان دے ڈولڑے نی
تساں جنگ احد سی فتح کیتا جدوں لوک محمدا ہولڑے نی

غ	غم جھلے سر اپنے جی نبی پاک جائی سر ہو لیا سی
نظر ویریاں دی وچ چھپ رہیوں خاطر یار دی خوف قبولیا سی
جھتے رحم دا مینہ وسایا ی سوکا باغ مراد دا پھولیا سی
لاڑا توں ہو یوں وچ اولیاندے سر چھتر محمدا جھولیا سی

ف	فتح ہوندے گڑھ کوٹ تکے جہیڑے جنگ اندر تیرا نام لیندا
توڑے فوج ہوے اگے دیوتیاں دی ہتھیں پکڑ کے دے لگام لیندے
نت پن تے دان سوایا ی تیرا خیر شاہا خاص وعام لیندے
چھب دیو مراد محمدے نوں لکھاں میں جہیئے انعام لیندے

Marfat.com

ق ق

قدر قدر میرا کیہ لائیں میں ایڈ نیلا شاہا تیری قدری درجے حشر شریف سناوَیندا
نبی نبی آکھیا کھیا علم اوبا سیلاب تینوں تینوں واہ را شہر شہر حقا حقاندے سجا وچ جاوَیندا
ندی ندی کالا دھدھ سکی دی نج وچ کالا توج تو لیں ہیتی تتھے کھے کب ہے پہلے پانگھا لنگھیاوَیندا
محمد محمد سب سب پہتے پہتے پیلا پیلا بکڑ پکڑ شاہ شاہ وا ودھیر دھیر ایشیہ شیوا عشق عشق کماوَندا

ک ک

کرم کرم تیرا اتیرا لٹھے ٹھے بہر پہر شاہا شاہا بلد اسد باپنجنا پنجناں خنکلا کلاں الیاں الیاں نوں نوں
ہتھیں ہتھیں پکڑ پکڑ کے بکے ہر باہر لا نکلا اکی جگ جگ سن سکھ کھیر صیب صیب حق حق لیا لیاں نوں نوں
دشمن دشمن دوکلیو کان دے کے دکمار مار ور زور دکی وکمیو سیکلوں کا فر فیرا لیاں لیاں نوں نوں
کرو کرو فال نال فقیر فقیر غریب غریب یار یاری دا لاہو ہو فکر فکر اندا شیاں شیاں پالیاں لیاں

ل ل

لج لج کھیں کھیں لا آگنہا گنہاری دی جگی جی بیا بیا سو تار بتار بان بان دا فقا فقا دا والے
چلکر چلکر بجھ بجھ گئے پلے پلے سب سب میرے تو لے تو لی ایک ایک پل کر کر ین گنہا گنہار والے
فیر فیر توق توقیا لیا الٹ اٹش بخش بخشنو میتوا لاول اول دے کے دکلا دا وید اوید اوالا والے
نا نالے کے دکر دوا دوا محمد محمد دے دی جاو جاون کھ دکھ تے ملن ملن بیا ریا دا والے

م م

منگ منگناں ہاں صد صد لا لا لیھا ہیٹھا تیر تیرے سخی سخی داد وادی دی آس آس اُٹھے تے
ساقی ساقی آپ آپ تو لیں ہیں حوض حوض کوثر کوثر ان پانی پانی فضل وصل پیاپیا پیاسیاں اٹھے تے
چجا چجا دالیا الیا دا لیا الیا دا ہیلے نیاں نے نے نیلا نیاں دے کوچ کو حچرا بکی بیاس اٹھے تے
شاہا شاہا ہار شرم محمد محمد دے مے نام نام دی اکی دکر کوم کرم کمینے کمینی دی رواں اٹھے تے

Marfat.com

ن ن نردھوناں ھنداں تے تکرار نکار یاں دی دتی تو ہی ہی کر آ سمرا امر ہنجیا ہنجا ناں ناں ہیں ہیں
لکھا لکھاں ھیا ھیا لو ملیا ملیا کو ٹر کویل یانوں نوں تاں تلز نسی نیھا ہراں او دکا او نا ہیں ہیں
توں تو ہی دی رزاد ماں عالب نبہ نبہ زیاں یار اہ دا ملیے جھلیے تو جھیڑ صدمے میدن آیون آون آیں ہیں
شاہ شتابل بہ سنیں پکار یکا محمد محمد دی دی مدمد ری روا کرو ں کیوں ڈھلی ھل لگاو لگاو ناں ہیں ہیں

و و وس وس تیر تیرے سے ھو سھو کم کمتھا شاہا ہنوں منوں ہور رہور ناں ندرے مک وس باء پاناں میل ئیں
لکھے لکھے لیکھ ضو حضور دے ھتھ ہتھ تیرے تیر دتیری مور موڑا گل گل خدا خدا ئیل ئیں
توڑ توڑے لکھے لکھطا خیطا لمیاں ندرے میں میں بھر یاھر یار مدری نتی بنی گر دکر خوطا خطا ئیل ئیں
جہب جھب یہو یھو امر احمد محمد نے نوں نوں ہوند ہوند نے ورز وار سنوں سنوں تے ستا نسا ئیل ئیں

ہ ہ ہار یار یاں لانا یار یاں جت جت لیعند لیندے سے ہاتھیا تہا تد تھیں تھیں دلدار اگد یا مگدیانی نی
کئیں کیتیں جھٹ جھوٹ اتنی اتنیا لوں لوں مجھیا جھیاں دے کے رنگھ رنگھا گھا گ دے نگیا نگیانی نی
اساں اساں کسا کیساں دنگی سنگی ہشتما ہنشاہ کیتڈ یتی ھپچھیں پیچھیں یار رھوں رھواں نا نگیا نگیانی نی
کرو کرم رحیم محمد محمد دے حال حال نے تے ہتشا ہشتاہ نہ ہوندے کیا کہیا تنگیا تنگیانی نی

لا لا لا میل ئیں ھنڈا ھڈاں ہور رہور گوں گوں تیر تیرے نے ورز وار گئے گئیں نہیں گل گل کی کائی
تیرا تیرا نام نام لیا لیا ھو سھو پیا پٹ ھڈ ھندے پہنچے پہنچے لکھ درود درود رسول آئی جائی
تسیں تسیں گل نگا سچ جو ہنوار صلہ یار یاں دے کے کیا دیا یاں سے سجن جاناں جاں بن ٹھائی
شاہا شاہا سطہ سطہ ب ب صلے م نام دل اکی دکر دہا ہواں محمد محمدی دی روا آری آئی

. .

Marfat.com

الف آس امید نہ تروڑساں میں مداں والیاں ویکھیساں راہ تیرے
کاج ہورناں دے گھریں ماپیاندے تیرے ہتھ نے کاج ویاہ میرے
اج ادھڑا لکھ نہیں مل میرا ملیں توں نے لکھ نے واہ میرے
پایا زور محمد دیاں دشمناں نے شاہا ہوو ناں پشت پناہ میرے

ی یار ہوویں غم خوار میرا لیں سار سوال یتیم دا ای
اوگنہار کر کے گھروں کڈھ نائیں بندہ گولڑا مڈھ قدیم دا ای
دسو. ترت جمال کمال نالے سر کرناں کم مہیم دا ای
محمد بخش نوں مہر دی نظر بخشو شاہا واسطہ نبی کریمؐ دا دی

☆☆☆

Marfat.com

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ

سی حرفی ہیر

الف اوہ جانن جنہاں عشق لایا ایس عشق دے کیڈ جنجا لڑے نی
کالے ناگ محبوب دی زُلف والے ڈنگ مار دے سخت ڈانگا لڑے نی
شاخاں مار کے شیر شکار کرن تکونین کے شوخ غزا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ب بنھ مشکاں سنگ سیلیاں دے مشکاں لاء جوسیلیاں وٹدے نی
پہنواں چھک کمان کمان قوت پلکاں تیر چلائیکے پھٹدے نی
خونی نین کٹاریاں تیز یا روتکن سات سوہنے کوہ سٹدے نی
تکو حال تڑفدے عاشقاں دا گلیاں وچ تے پیئے حلالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ت تکدے مول نہ تھکدے نی آکھیں میٹدے نہیں شہید یارو
موت موت پکاروے لوک اوکھی موت عاشقاں واسطے عید یارو
حالو حال ساڈے کہیڑا جاندای جانے اوہ جو فرد فرید یارو
پئے کوکدے پنجرے عاشقاں دے وچہ گوردے بھی ایہو حالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولون جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

ث ثابتی عشق ہے عاشقاں دا جیڑے وار دے جان پیاریاں توں
سوہنے ویکھ کھسائیکے لنگھ جاندے ہتھیں اپنے پھٹیاں ماریاں توں
کجھ ترس ناہیں انہاں ظالماں نوں کر وخوف لوکو ہتھیاریاں توں
نت مار دانت جگا۔ وندائی تکو عجب پریم دے چالڑے نی
پچھو جا محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ج جگ جہان وچہ نشر ہویاں کہر کہر گئے ٹہول وجہ میرے
سیاں نگ سہیلیاں تنگ پیاں گیاں سٹ کے ویکھ کو چج میرے
تک شرم آوے میرے ماپیاں نوں پہائی چھپ رہے مارے لج میرے
دیہن چھبیاں آن گوانڈناں دی کی بولسیں نوں ہدالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ح حال ویکھو برہیوں پھٹیاں دا دا گاں پٹیاں سیس گندان بھلے
مہندی دٹناں لاکی وٹناں جیو ہسن کھیڈناں شان گمان بھلے
سرمہ پانوناں سرمنہ تہونوناں جیوملن تیل فلیل تے نہان بھلے
چھڑی متھیوں تہڑی سہاگ والی پٹے وال کالے دھویں پالڑے
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے

خ خبر ناہی مینوں ہور کائی نہیوں لان نوں مول نہ جان دی ساں
سوہنے سادڑے چیریاں والڑے جی کوئی وچہ نگاہ نہ آندی ساں
ما پیو لاڈلی تے پہایاں جیوء کہر ماپیاں دے موجاں ماندی ساں

Marfat.com

پھو ہرے کتدی ہسدی وسدی نوں پیئے غیب تھیں عشق جنجالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

د دولتاں نعمتاں عیش آہی گھر دُھد دہیں نت کھانو نے نوں
سوہنے لیف تلائیاں پلنگ رتے زری بادلا پٹ ہنڈانو نے نوں
دن رات مراسناں کول آہیاں مٹھے راگ سہاگ سناؤنے نوں
اجن چیت سہیلیو چنگ پئی میرے چولڑے گوٹڑے والڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑ نی

ذ ذکر پیاریاں دوستاں دا ہور سبھ وظیفڑے پھل گئے
چھلی ہو ہزار خوار ہویاں پردے ستر سارے ہن کھل گئے
ہارے بخت تاں سخت لاچار ہویاں سروخت قصیڑے چھل گئے
دوہد دندئیں گوڈئیں کھیڈدی نوں دکھ وانگ زلیخا دے جالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر لوکوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ر رنگ گورے بے رنگ ہویاں سٹی پاڑ پوشاک تے خاک لائی
بیلے بارگاہے نت تاہنگ اندر جدوں سانگ فراق دی چاک لائی
گھر بار وسار بیزار ہویاں نہیں پہاوندا انگ تے ساک کائی
سوہنے چاک پچھے بدی ناک ہویاں ماپیو دیوندے دیس نکالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

ز　زہر پیا لڑا پین چنگا ایس عشق شراب دے پینو نے تھیں
اٹھے پہر آرام حرام ہو یا سیئو موت بھلی ایس جینو نے تھیں
ڈاہڈے پھٹ نی اکھیاں سوہنیاں دے نہیں چھٹدے تھونوے سینو نے تھیں
سوہنی مار کے پھیر نہ خبر لیا ایسے ظلم تاں کس سکھا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

س　ستھ کچہریاں پئی میری وچہ ساک قبیلڑے چور ہوئی
وچہ جھنگ سیال دے نشر ہویاں سسی نشر جیوں وچہ بھنور ہوئی
جنہاں واسطے شرم گوایا سی اوہ بھی سٹ چلے ایہہ بے زور ہوئی
سانوں دیس بیگانے سٹ کے جیو رانجے جائیکے وطن سنبھالڑے لڑنی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ش　شیر بریڈڑے بیلیاں دے ماہی واسطے نت لتاڑ دی ساں
لگی چاٹ پریم دی پھاٹ راتاں چھل چیر دی کپڑے پھاڑ دی ساں
بلی اگ فراق دی وچہ سینے سیخاں بکیاں کالجے چاہر دی ساں
طعنے بولیاں پہکھ قبول کرکے سر چھل لے تہاں پالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ص　صبر گواء بے صبر ہویاں اکھیں روندیاں نیر نکھٹیائے
پڑپاء سیاں پھو ہرے کت رہیاں مینوں کتنا تمناں چھٹیائے
اٹھن بہن رہیا منجی ٹہن ہو یا جدوں پیڑ پریم دی کھٹیائے
مونہ پلڑے دین فراق والے مینوں عشق نے پچ دسا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

ض ضرب اولڑی اکھیاں دی پھٹ اکھیاں دے نہیں مولدے نی
جنہاں لگدی ہے سویو جاندے نیں کی جاندے چھلتڑے کولدے نی
جانے جگ پیندے دوہد کھنڈ عاشق لہوا اپنے دے شربت کہولدے نی
سینہ جگر کباب ہے عاشقاں دا لوک جاندے چرب نوالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ط طرف پیاریاں سجناں دی جس ویکھیائی سویو وک گئے
آپوں وطن پیارڑے ملیو نے سانوں دیس بیگانے چک گئے
ہس رس کے جیوڑا کھس لیتا جاندی وار مہارنوں چھک گئے
نہیں بولدے نہیں جواب دیندے رورو مار رہے اساں آلڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ظ ظلم تکو پئے کنڈیاں تے جہیڑے پھلاں دی سیج تے سونودے ساں
ڈگے خاک تے پاڑ پوشاک سٹی جیہڑے ہتھ لایاں میلے ہونودے ساں
اج وال کالے خاکو نال رلدے جیہڑے عطر گلاب تھیں دھونودے ساں
ستّھا لاہ سند ہور اتار کے جیولڑی پٹ کہنے سرڈا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ع عرض نیاز نہ من دے نے سوہنے بے نیاز کہا نوندے نے
سکھ چین نہ دینوندے عاشقاں نوں جان بجھ کے دردستا نوندے نے
ہور ماردے دشمناں ویریاں نوں ایہہ تاں سجناں پکڑ کوہانوندے نے

Marfat.com

جنہاں عشق دے راہ تے قدم رکھے پہلے پہر اونہاں سر گالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

غ غم نویں دم دم اندر، سکھ رول نہ مول ہے عاشقاں نوں
ایس مرض دا کون دوا کرے نت سجرا سول ہے عاشقاں نوں
اک پل نہیں ذرہ ول رہندے اٹھے پہر ڈنڈول ہے عاشقاں نوں
سیو. پچھدا کون نمانیاں نوں دس کس طرح حال حوالڑے نی
پچھو جا محمد ہر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ف فائدہ ایہو سی. عشق وچوں گئیاں شاہیاں ہوز ہیر بیٹھی
اگے پلہنگ توں پیر نہ لاہوندی سا اکے پہندھ اوانیاں چیر بیٹھی
اگے تیل فلیل ملانو دی ساں اکے لاء پہوت سر پر بیٹھی
جنہاں گھراں تے حکم کمانودی ساں اوتھے پن دے ہتھ رومالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ق قہر فتور دی واء وگی راتیں کالیاں مینہ وسندڑے نی
اک میں اکلڑی وقت ڈاہڈا دوجا سخت اجاڑ دے پندھڑے نی
اگے موج طوفان چھناں والی وچہ کیں سنسار تے تندڑے نی
کارن بیلیاں بیلیاں پہالدی ہاں باہیں ترچھناں دے نالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان داعشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

ک کم جہان دے تُم ہوئے غم کھا نو ناں کم تے کاج میرے
دکھ لیف تے سول تلایاں نے موتی ہنجواں دے ہوئے داج میرے
لٹی نام میرا وچہ جٹیاں دے لتھے لنگ تے اوگھڑے پاج میرے
ماں آکھدی تتئے نج جمیں کیتے جمدیاں جس ہدالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سو کھا لڑے نی

ل لج گوا بے لج ہو یاں مینوں سنگ سہلیاں تج گیاں
دن رات ہی پاس جو رہندیاں سن کدی پُچھدیاں آن نہ اج سیاں
گھر بار چھڈے نہیں یار ملیا دین دنی دے کم تھیں میں گیاں
میرے باغ تے نہیں بسنت آئی لہنگے سیالڑے پالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سو کھا لڑے نی

م مَل کے واٹ پیاریاں دی چھگی دا تگ زلیخا دے پایئے جیو
سُونجیں رنگ محل چو باریاں نوں ہتھیں اپنی اگ لگایئے جیو
چھڈ دیس تے میلڑے ویس کر کے سوہنے یار دے مصرنوں جایئے جیو
عاشق جُلیاں وچہ نہال رہندے چھڈ کھیس تے پٹ دوشالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سو کھا لڑے نی

ن نت تھیں نت سوا یائی ایس بُرے پریم دا سول سیو
تک نبض طبیب دسالدے نی سُہنڈھ کھنڈ تے پپلا مول سیو
کیہڑا بیلیاں ساڈیاں باجھ پٹے انہاں بیلیا نداڈھ مول سیو

Marfat.com

لوں لوں میرے بس رچ رہی ڈنگ مار گئے ناگ کالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑنے

و والیاں باجھ کی والیاں جیو درداں والیاں نے ٹوماں لاہیاں نی
نک نتھ بلاک نہ ہتھ چھاپاں پنچھ سٹیاں چوڑیاں باہیاں نی
گل ہنس حمیل تے نام سیو سوہنے یار باجھوں گل پھاہیاں نی
چھلّے لاہ سٹے کنیں پاوٹے توڑے موتیاں والڑے والڑے نی
پچھو جاء محمد ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑدے نی

ھ ہار سنگار اتار چھڈے، بالا توڑ کے سیلیاں پالیاں
سوہنے سوہنے چھاپیاں والڑے جو پیا لوپاڑ کے کفنیاں لاء لیاں
جوگی واسطے جوگنی رنگ ہویاں سرتھتاں کھاریاں چالیاں
جدوں روپ گوابے روپ ہویاں تدوں قول پیاریاں پالڑے نی
پچھو جاء محمد، ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

ل لال بناوت سی رنگ میرے ہکے کملی کملی وانگ ہوئی
ہکے ترنجناں دے وچہ سوہندی شاں جویں تاریاں دیو چہ چن سوہی
ہکے سنگ سہیلیاں ملدیاں سن ہکے بات نہ پچھدی آن کوئی
بادشاہاں دے پت کنگال کیتے اس عشق دے کم اوجا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

الف(ء)آہ فراق دی پہاہ میرے ہنجوں آب کلچڑا ماس سیو
تڑکے بولیاں دے سنگِ تڑکدائی ڈوئی مار ملامتاں ساس سیو
سینہ پتلی بول ہوا ہڑاوہدی اوتوں جوش اوبال اساس سیو
آوے یار مہمان غریبنی دا اوس کان پلاؤ وبالڑے نی
پچھو جاء محمد ہیر کولوں جگِ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

ی یار نے نال بہال مینوں ایس جگ توں ہتھ تہو ہائیکے جیوء
کھانا اپنے نال کھلایا سوہچھی طرح دے نال رجائیکے جیوء
ہتھ تہو چلوٹیاں کر بیٹھے سچے رب دی حمد تہائیکے جیوء
ہن بخش پیالڑا آپ مینوں جیویں دوستاں تساں پیالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی سسی پنوں

الف اول دے روزوں آہا روپ نیارا ہک اکارا
قطرہ وکھ ہو یا دریاؤں وجیا کر ککارا عشق دوتارا
کُن فیکُون کیتا سر آپے کر کرنا پکارا ساز مزارا
اسرافیلو تاں کر آیا بات عشق نیارا دل میں دہارا

ب بے سمجھ کی جانن سسی بلت عشق دی نیازی دل میں دھلدی
عشقوں دھرتی انبر سرجے لوح قلم سرکاری خلقت ساری
اَلَست بربکم۔ قالو بلی لگی، پریت ہماری کھری پیاری
سسی لئی آ چا محمد عشق۔ پنوں دی کھاری مشکل بھاری

ت تدتاں کیتا سی کس دے تن در آ فرمایا روح نہ آیا
ناں ناں ناں بناں نغمہ کر کے اوڑک ڈیرا لایا بے سکھ پایا
وَنفخت فیہ مِن رُوحی آپے جُدا کرایا پیا روز وایا
ویکھ محمد سسی تائیں یار فراق سہایا فیر ملایا

ث ثابت کر دیکھ عشق نے کیتے کیڈ پیارے اپن اپارے
چا احد وچ میم ٹکایا موجودات سنوارے فرش کھلارے
لولاک لما خلقت الافلاک کیتے انبر تارے کان پیارے
سسی پنوں کان محمد کیتے باغ بہارے گھاٹ ہزارے

Marfat.com

ج جیوں تھل مرناں تیرا آئی موت نہ ٹالیں جالیں
سوت کھولت نہیں ہن جائز ہوت پیارا بھالیں تے جندگالیں
مُوتُو قَبلَ اَن تَموتُوا سسی نہیوں پنوں دا بھالیں قول سنبھالیں
تک محمد ہوت قبر وچ سینے لا سنوا لیں ناں اٹھالیں

ح حرام پنوں بن مینوں سکھ سونون نتے کھاون زیور لاون
لیف تلایاں سی پھلاندی مائے کھار دکھاون مول نہ بھاون
اَحیعوا بَطونکم جان دلبر فرماون دکھ سہاون
تُسرِ ون اللہ اَھیا نا فِی الدُنیا ہوت سسی دے آون مکھ وکھاون

خ خلیوں خواب وچھوڑی سسی جاندے ہوت لدائیں یار چھپائیں
ایہہ تک جاندے نظر نہ آنون اوچڑی کوک سنائیں سنگ رلائیں
اَیَن اطلبک میں پنوں ڈھونڈاں کہڑیاں جائیں دس کے جائیں
کیچم دور محمد تھل وچہ مر کے جان گھمائیں پنوں پائیں

د دلوں چھڈ خودی تکبر ہو سونا بَن جستی وک کھاں ہستی
کھلے والیں مندے حالیں تھل وڑکھاں چھڈ لبستی بُت پرستی
اَنَا عِندَ المُنکَرَتَ قُلوبھم دلبر کان شکستی ہو چھڈ مستی
پنوں تیرے کول محمد جاں ہوویں رُل خستی دیوے دستی

Marfat.com

ذ ذرا نہ ڈولیں سَیئیے لگانہیوں نہ توڑیں تے ہتھ جوڑیں
غیر دلوں منہ کجی رکھیں مگر پنوں دے دوڑیں بوہتی لوڑیں
الم اَعْھَدَ الیکم کہندا غیراں دی گل موڑیں سنگ نہ پھوڑیں
پالیں قول اقرار محمد. پچھا مول نہ چھوڑیں کچم توڑیں

ر رتی عشق پنوں دا لیکھے آپ وکائیں چھوڑ ہوائیں
دلبر باہجھوں کس کم تیرے خالی گھر سرائیں باغ بنائیں
لَن تَنَالُو البِّر اَحتّٰی تُنفِقُو سب کچھ گھول گھمائیں سر گھر تھائیں
چھوڑ بھنجور محمد ہوت تھلا. نوچہ پائیں تے گل لائیں

ز زاری کر یاری کارن نائیں توں بے گانی محرم جانی
پنوں تیرے کول وسیندا کیوں توں پھریں حیرانی مان جوانی
انا کون المکان و سرالانسان مکانی ہوگ نہ فانی
ہار سنگارا تاں محمد عشقوں پاگل گانی پھر مستانی

س سنگوں رکیوں سنگیں سیئیے پنوں پریت لگائی نال صفائی
اپنے آپ تیرے گھر آیا دیندی رہی دہائی ہور لوکائی
نعم الطالب انا ونعم المطلوب الانسان تیری ایہہ وڈیائی آپ ودہائی
آکھ محمد ہوت سسی دا شالا چہ نہ لائی دے دکھائی

Marfat.com

ش شرابن ہوئی سسی کوچ ہو یا اوہ ڈیرا پا اندھیرا
جاگ وہاگ تیر اور آوے ٹرکھاں وقت سویرا پندھ گھنیرا
قُلْ اِن کُنْتُم تُحِبُّونَ اللہ پنوں عاشق تیرا کرسی پھیرا
ملسی ہوت محمد جاں کر ماریں تھلیں وسیرا نال ہوسیرا

ص صلاح ایہو ہن چنگی گھر چل ساتھ لیائی ہوتاں بھائی
وطنی یار پنوں دے آئے صدقے صدقے جائی خدمت چائی
فَاتَّبِعُونی یُحْبِبْکُمُ اللہ کر لو باغ چگائی نال صفائی
آکھ محمد پنوں پیچھے سب دا دل پر چائی نہ ہٹکائی

ض ضروری نائیں اوتھے نہ نذرانہ تر دا عیب ہنر دا
نہ ہے سسی میں تھوں لیکھ امر دا کدا اُتر دا
یَفْعَلُ اللہ مَا یَشَاءُ یحکم قادر جو چاہے سو کر دا مالک ہر دا
آکھ محمد کی بھروسہ بے پروا ہی کرد ڈاہڈے ور دا

ط طرف پنوں ٹرجا ساں راتو راتی بال چواتی
جان پچھان جھلیں موت آتش وانگ دیوید یبانی چپ چپاتی
لَا عِلْمَ لِلْاِنسَانِ لَہٗ بَعْدَ الْمَوت حیاتی جائے پچھاتی
لوڑیں موت محمد اپنی آپ مریں کھا کاتی پاویں جھاتی

Marfat.com

ظ
ظالم عشق پنوں دے کیتا شہر بھنبور ویرانہ بے سمیاناں
راہ پنوں دے مرن شہادت وطن بدیس یگانہ کوڑ بہانہ
الدُنیا سجن المومنین الیہ جگ بند یخانہ سنو جہاناں ایہہ
جدوں تھلا نوچہ مراں محمد پڑھداں لکھ شکرانہ نفل دوگانہ

ع
عذاب وچھوڑے نالوں موت بھلی لکھ واراں پئی پکاراں
اوڈدی کونج پئی وچ پنجرے کر دی یاد اڈاراں مرے آزاراں
الموت جسر لوصل الحبیب موت ملاوے یاراں تے غمخواراں
ایہہ پل لنگھے باہمہ محمد پہنچن کد بازاراں صحبت یاراں

غ
غریب نمانی ہوکے گلی پنوں دی بوہ کھاں تختوں ڈھوہ کھاں
جو کچھ ہوت سہاوے سیسے بسم اللہ کر سہوکھاں نہ تر وہ کھاں
وافوض یامری الا للہ۔ دلوں زبانوں کہو کھاں ہٹ نہ رہوہ کھاں
مردے وانگ محمد ہو کے وس ملاں دے پوکھاں تختوں لہوکھاں

ف
فال مبارک پینڈی جس پکا نہیوں لایا دلبر پایا
پنوں پنوں کر کے روکھاں کر کر عشق سوایا جانی آیا
مَن اجی فاَجبہ تک کھاں مہریں آیا تاں فرمایا
یاراں دا اوہ یار محمد راضی ہو نایا پھیر رُسایا

Marfat.com

ق قہر کما کے ہو تو کیچ پنوں جا لے سوفیر نہ آسو
میں تے رل مرساں پر پنوں تسیں بھی نہ ہنڈا سو گھریں وساسو
مَن عَمِلَ صالحًا فلنفسہٖ وَمن سا، فعلیھا کیتا اپنا پاسو تے پچھتا سو
جے قبر وچ ملے محمد کیتھوں سنھ لگا سو ہوت چھپا سو؛

ل لکھ کو چجیں بھریاں تاں ہن میں بہتی ڈریاں شوہ گھر تریاں
چجاں او تے مان جنہاں سی انہاں کھیڈاں ہریاں شرطاں بھریاں
اَنا قریبٌ اِلی العامی بعد مافرغ سنیاں گلاں کھریاں تے دل دھریاں
محمد رحمت او تے اساں سکیاں شاخاں دھریاں ہویاں ہریاں

م محبت دا مدھ سیپئے بھر کے پیو پیالے پنوں والے
پاک بنو تاں لگے پلیتی کھا حرام نوالے ہو سکھالے
اِنّ فِی الخمِ معنے یارو کرے شراب اجالے میلے کالے
میخانے وچ بیٹھ محمد تک ساقی دے چالے کرے سنبھالے

ن نونوں رکھ حرص ہوائیں نال گھراں تدھ کہی لاکھاں لہی
حرص ہوائیں جان بلائیں ساڑ گمائیں دیہی چنے جہی
لَا یومنِ احدُکم حتیٰ ایکون ھُواہٗ تبعًا لما جئتُ بہٖ سنیاں ایہی
بکو حرص پنوں دی سسی جے رب ولوں ڈہی تاں صبر کر یہی

Marfat.com

و واہ واہ ہک حرص پتوں دی سچا رنیوں لگاندا نہ شرماندا
آپو شاہ شاہا ندا جے کوئی منگتا اتول جاندا کول بہاندا
مَن تَقَرّبَ اِلَیَّ یدا تقربتُ بت الیہ ذرعاً پریت پکاندا یار دلاندا
بھنی بھنی جا محمد اوہ تک سدا کر اندا ہوت تھلاندا

ہ ہاریں اقرار نہ سیئے ہارن گم گنواراں تے کوڑیاراں
لا پریت نہ نیت وٹائیں جاں کیچ لبھے سرداراں لیں بہاراں
اُوفوا بِالعَھدِ کَانَ مسئولاً یار لئے پرساراں پرت مہاراں
وَ اُوفُو بعَھدی اُوفِ بِعَھدِکُم پال دسیں تکراواں توڑ سنگاراں

لا لاموں لائق ذا را سانوں متیں دیون آ وتے سمجھاوَ
جے میں اونگھار کوچیاں چھوڑ تتی نہ جاوَ سنگ کماوَ
اَتَامُرُونَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَ تنسوَ اَنفُسَکُم اپنی بھلی نیا ہو آپ سہاوَ
اپنے گھر دی چھوڑ محمد دوجے ہتھ نہ پاہو تے گل لاہو

الف الغوں آس فضل دی نائیں علم عمل اتے عقل دی
لکھ گناہ اک ککھ برابر بار کرم جد ہلدی اسدے ول دی
وَاللہ ذُوالفَضلِ العَظِیم اوٹ مینوں اس گل دی نائیں جلدی
مہریں آوے جدوں میں تکوسی تھلدی ہوتاں رل دی

Marfat.com

ی ‏ ‏ ‏ ‏ دِرانا ناہیں چنگا بھیت نہ سنے بیگانہ وچہ جہانان
شاہ منصوراک رمز سالی بھر یوس کی جرمانہ ہو یگاناں
الانسانِ سرِی وَاَنَا سرِہٗ ہوندا بھیت چھپاناں مطلب پانان
کاہنوں بہتا شور محمد چپ رہے سودلناں جل پرواناں

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی در فراق سید باقر علی شاہ صاحبؒ

الف آ جانی پھیر پا کدی انگ لا سانوں درداں والیاں نوں
تینوں سکدے سکدے جان چلی آپے مارنا ئیں ہتھیں پالیاں نوں
کالی رات وچھوڑے دی جالنی ہاں کریاد تیرے کیساں کالیاں نوں
ہنجوں موتیاں وانگ محمدے دے نت جان اینویں پھائی والیاں نوں

ب بس جانی میں توں رُس نائیں دوروں شاہ مناونے آئیاں میں
گل پلڑا تے منہ گھاہ ہے جی ساتھی پیر دا نام لیائیاں میں
اوگنہار کوچجڑی چج نائیں تیرے کرم دی آس ہے سائیاں میں
توڑے بدہاں دوستار دنائیں گولی تیری ہاں نہیں پرائیاں میں

ت تک کے صورتاں خوب میاں پائل پاناہیں وانگ مور دے جی
تیرا ہسناں کھیڈناں زور لانا سبھو کم شیطان دے شور دے جی
سیر ہوئیکے پاء کھا لیئے لسے بن رہئے ہوندے زور دے جی
کیجئے خرچ محمد اراہ دا جی جیہڑا کم آوے وچ گور دے جی

Marfat.com

ث ثابتی نال یقین دے جی پلا یار دا پکڑ یا لوڑ یئے جی
سر جھل کے بھار ملامتاں دے پچھا یار دا مول نہ چھوڑ یئے جی
جیکر تیر آون اکھیں سامنے جی مکھ یار ولوں نا ئیں موڑ یئے جی
توڑے یار محمد اماس کھاوے توڑنے رت پیوے نا ئیں ہوڑ یئے جی

ج جیو نا صدا نہ جونا ئیں اوڑک پیوناں موت پیا لڑا وے
جانی مان جوانی دا نہ کریئے فانی ہون ہمیش دا چالڑا وے
جھیڑا چاہ کرے جھک راہ ملیئے ایہو راہ پیاریاں والڑا وے
گل لا محمدا آ کدی پھیرا پاء کھاں رکھ سنبھا لڑا وے

ح حرص تیری وچ جان تیری کدی پا پھیری جنداوڈ یکدی ہے
ساڈے ول آویں کدی گل لاویں سک رل کے بہن نزیک دی ہے
بن یار تے دس دیدار مہینوں تینوں قسم اس لاشریک دی ہے
تیرے کان محمد انشر ہویاں ہوئی خبر لوکاں لگی لیک دی ہے

خ خواب خیال سنبھال دنیا سدا نال نہ چلسی روپ تیرا
ویلا جا وسی۔ ہتھ نہ آوسی آ کوئی پاوسی نہ تیرے ول پھیرا
ہے اج ویلا کریں آن میلا بنیں خاص ویلا محرم یار میرا
چھب مل محمدا ٹہل کہی سخی پیرا شاہ پیر دا لوڑ ڈیرا

Marfat.com

د — درد پیارے دے گرد کیتا رنگ رنگ زرد ہو یا تن رت نائیں
تاب عشق دی مار بیتاب کیتا تن تران نائیں جیسے ست نائیں
دن رات پھراں ماہی یار پچھے لوک آکھدے جھلے نوں مت نائیں
ماہی موڑ نہ مول محمدؔ نے نوں اس دتیا تے آوناں وت نائیں

ذ — ذکر پیاریاں دوستاں دا وچ جی تے جان دے رُس رہیا
شوق یار دے پاک دیدار دا جی نت سجرا ہوئے نہ مول بہیا
اسیں مر رہے سوہنے یار پچھے نہیں پچھدا حال بے دِرد کہیا
نہیں دوس محمدؔ ادوستاں تے انہاں سوہنیاں دی سدا چال ایہا

ر — رنگ جہاں دے بہت ڈٹھے بھلا رنگ ہے جوگ نمانیاں دا
نت پھرن غریب اوداس شوہدے کوئی شوق نہ تھاں ٹھکانیاں دا
کنیں منداں انگ بھبوت لگے بھکھیا منگدے آٹیاں دانیاں دا
بھکھ ننگ محمدؔ اجل طعنے طمع رکھدے نیوں پرانیاں دا

ز — زور نائیں جانی نال تیرے کدی من سوال تے واسطہ ای
متے لوک سنے اچی کوک میری دھرکن سوال تے واسطہ ای
کہیا ظن پایا میرے دوتیاں نیں چھڈ ظن سوال تے واسطہ ای
گیجی سانگ محمدؔ اچھٹ گئی پھٹ بنھ سوال تے واسطہ ای

Marfat.com

س سوہنے سابلھڑے زور والے غنی تخت نشین بھی خاک رلے
مائی باپ نالے بھیناں بھائی سالے پت نارنالے چھڈ ساک چلے
جیہڑے عشق سہاگ دی ماندے سن جاندے وار اوہ بھی غمناک چلے
ایتھے یاد محمد اشاد اوتھے جیہڑے غیر دی جب تھیں پاک چلے

ش شرم رکھیں اکھیں لائندا جی کدی فیر آویں میریا مائیا وے
تیرے سنگ ملنگنی ہور ہساں کھڑیں نال توں سوہنیا رائیا وے
کاہنوں لا پریت توں میت کیتا جیکر نیت بنھاہن دی نائیاوے
کدے گھل محمد اگل کوئی کہی حرص ساڈی دلوں لائیا وے

ص صبر دیویں خبر کر کے جی اج مشکلاں سبھ آسان ہویاں
سب غم اندیشڑے تُم ہوئے عرضاں تیریاں سبھ پردان ہویاں
مینہ رحمتاں داوٹھا باغ تیرے شاخاں سُک گیاں سوا تہان ہویاں
ہس رس محمد اوس ایتھے جائیں تیریاں اِس مکان ہویاں

ض ضرب پیاریاں دوستاں دی اساں جھل لئی وچ سینیاندے
سوہنے یار دا اک دیار تک کے پھڑی نوکری باہجھ مہینیاندے
اوہدے نام داحرف میں لکھ لیتا پکے نقش جیون وچ نیگنیاندے
شاہاں نال محمد اینوں لایا اساں ہوئیکے پت کمینیاندے

Marfat.com

ط طور زمانیدا ہور ہویا یاراں یاریاں چا وساریاں نی
جیہڑے گھڑی نہ وسدے بانجھ ساڈے اونہاں مدتاں دور گذاریاں نی
جیہڑے یار آہے اوہ بیزار ہوئے کہیاں دور ہویاں وفداریاں نی
مڑ آ محمدا واریاں میں تساں جتیاں تے اساں ہاریاں نی

ظ ظالماں نین کٹاریاں جی کیتا وچ کلیجے دے چیر جانی
تیرا انگ بے شک ہے وانگ خنجر کو ہندا ترت نہ لاوندا دھیر جانی
اکھ مار کے تھاں تے رکھیائی جیویں سخت کمان دا تیر جانی
صورت ویکھ محمدا سوہنیاں دی بیجے شاہاندے ہون فقیر جانی

ع عرض میری سوہنے یار اگے سن بنتی نوں دھرکن میاں
تیرے سول تھیں مول آرام نائیں دیندا صوادنائیں پانی ان میاں
اندر وار میرا سجی ہار ہویا باہر دسدا ہے کھلا تن میاں
مڑ آ محمدا. ڑس نائیں پنجتن دا واسطہ من میاں

غ غم کھاناں میرا کم ہو یا ہور ہسناں کھیڈناں تم مائی
اساں یئوں لایا سنگ راہیا ندے چلے لدّ ہو یا برا کم مائی
میں جرم تے کرم تتڑی ساں دکھاں کان مینوں نج جم مائی
سوہناں یار محمدا لدّ گیا ہن کون ونڈا وسی غم مائی

Marfat.com

ف فرق نائیں جانی جان گولوں تیرے وال اُوتوں سروار یاوے
ماپے بہن بھائی سٹے تدھ پچھے گھر بار تمام وساریاں وے
ہتھ پکڑ رومال کنگال بنے سب ننگ ناموس اتار یاوے
دنا دل میں رکھ بے دل نائیں جھب مل محمد نوں پیارے یاوے

ق قہر پوے انہاں دوتیاں نوں جیہڑے یار تھیں یارو چھوڑ دے نے
نالو نال پھرن ساڈی بھال اندر اٹھے پہر خیال نہ چھوڑ دے نے
تیرے سنگ میرا دل تنگ کیتا عاشق یار ٹکڑا لور دے نے
نیناں نال محمد ا نین رلے متیں دین والے اینویں ہوڑ دے نے

ک کی کراں وچھ وچ جراں گھلاں کس دے ہتھ پیغام سارے
کراں بھیت ظاہر ہواں نشر باہر اسیں شرم حیا تے نام مارے
کئی روز ہوے وچ سوز تیرے نین نیند نائیں گناں شام تارے
کیونس محمد ا دور ایتھوں ڈھونڈاں باغ ہزار مقام دارے

ل لگ گئی سینے ساہنگ میتوں ہیرے وانگ ڈنگی کالے ناگ مائی
کون بس ٹالے ماہی باہجھ میری گئی کئی طبیباں نوں جھاگ مائی
رگاں تار تے بدن ہے سارنگی جی گاوے جان وارگ دے راگ مائی
کھلے وال محمد ا حال مندا ملے یار تاں بھاگ سہاگ مائی

Marfat.com

م مہرے پاوے رب دوستاں نوں جیہڑے سٹ سانوں ہن نس گئے
سکھ رول ساڈے دلوں کھس کے جی غم کھاونے دا راہ دس گئے
ٹرجان دی خیر نہ دسیو نے ہس دس کے جیوڑا کھس گئے
شالا یار محمدا فیر آون جیہڑے کول ساڈے اگے وس گئے

ن نت تکاں جانی راہ تیرا اکھیں پک گیاں اکھیں پک گیاں
دن رات اوڈیکدی سوہنیاں وے کھلی تھک پیاں کھلی تھک پیاں
خوشی خواب اندر نائیں نظر آوے غموں اک پیاں غموں اک پیاں
رہی اک محمدا میں تتی سیاں تک گیاں سیاں تک گیاں

و وس ایتھے جانی نس نائیں تیری چال سوہنی اتوں گھولیاں میں
ساک سنگ نائیں راگ رنگ نائیں دل تنگ ہویا بہتی ڈولیاں میں
ٹرٹا لک فراق تھیں تنگ آئیاں اک پک کے سجناں بولیاں میں
سٹ مار محمد اہٹ نائیں جانی مڈھ قدیم دی گولیاں میں

ہ ہار سنگار اتار چھڈے سوہنے یار باجھوں لٹاں گل پیاں
سٹی پاڑ پوشاک تے خاک لائی سنگ خفیتاں دے ہن رل پیاں
دس کی ہویا تینوں کملیئے نی سیاں پچھدیاں آئیکے گل پیاں
رہی میں اکلڑی ہو رسیاں کنتاں نال محمد اجل پیاں

Marfat.com

لا　لافراق دا روگ سانوں جانی دور چلے جانی دور چلے
ست مار کے پھٹ نمانیاں نوں کر چور چلے کر چور چلے
پیا جگ ہنیرڑا بھاہ ساڈے اکھیں نور .بلے اکھیں نور چلے
ستی سنگ نہ مول میں انگ لایا ایہنویں لوڑ چلے ایہنویں لوڑ چلے

الف　آہ ماراں تیری چاہ کولوں دسیں شاہ میرے کدوں آوناں ای
لکھ جھڑک دیویں ہوساں وکھ نائیں نیوں رکھناں نہیں گوانواں ای
تیری سک مینوں نت سجری ہے چیتا سجناں پھک نہ پاوناں ای
نہیں زور محمدا ہور ناں دا رٹھا یار میں آپ مناوناں ای

ی　یاد کرو دلشاد ہوئے جانی عاد قدیم دی گولیاں میں
تُساں صورتاں والیاں پکڑ لیاں ہکو رہ گئی آلی بھولیاں میں
کئی روز ہوئے نہیں یار میرے لئی ساڑ نائیں بھتی ڈولیاں میں
نبیؐ نام محمدؐ دا واسطہ ای میراں پہنچ کھاں دوتیاں رولیاں میں

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی راجہ فتح شیر خان صاحب سکنہ گس گُرمہ تحصیل و ضلع ہری پوری

الف اج پیارے نے کوچ کیتا چت چائیکے سفر تیار ہویا
اک رنگ سہاگ تے سنگ چھڈے گھوڑا موت دا پھڑ سوار ہویا
چھڈے راج تے کاج تے ساج سارے جاندی وار مسافراں بار ہویا
بجھی جوت محمدا دوستا ندی چارے طرف ہنیر غبار ہویا

ب بال مثال جمال والی کیہیا حسن کمال سدال گیوں
ہس رس کے کھسکے وس ساڈا جھاتی دسکے ہٹ خیال گیوں
ہائے سوہنیاں بانکیا جاندوا اوئیں ملک تے بانک کمال گیوں
محمد ساعتاں گندیاں روز آیا منہ آئیاں روزیاں نال گیوں

ت تدہ جیہے سوہنے گھٹ ہوسن ایسے لیل نہ کدھسی کھان کوئی
ایسے پت نہ جمسن رانیاں او ایسے سنگ نہ پاوسی ہان کوئی
اساں ہسدا کھیڈ دا ٹور یا سیں کیہیا وگ گیا کھجایان کوئی
ترکھی تیغ محمدا موت دی جی ایسے تیر نہ لا وسی سان کوئی

Marfat.com

ث ثالثی مول نہ رہی ساڈی میرے جانیاں میں قربانیاں او
فتح شیر خاناں وگیا کی باناں گیوں لدتوں چھوڑ جوانیاں او
روّوے جگ سارا چلدا نہیں چارا ہویاں رانیاں لٹ نمانیاں او
گیوں چھوڑ وچھوڑ محمدے نوں میرے سوہنے یار گمانیاں او

ج جاندیاں بھیت نہ دس گیوں جادو والیا مست دیوانیاں او
تیریاں پمناں تیر کمان بھوان پھٹ نگر نیناں مستانیاں او
کدے رجکے مکھ نہ دسیوی رہیو ٹھگدا نال بہانیاں او
کدوں فیر محمدے نال ملسیں فتح شیر خاناں مردانیاں او

ح حسن دی اج بہار آہی سروقد گلاب دا پھل سیں توں
آساں رکھدیاں تے باساں لیندیاں جی بلبلاں نوں لدھا گل سیں توں
ڈور بھور ہوئے رہے اسیں شوہدے غیراں وچ رلکے گیا بھل سیں توں
ندی غم دی وچ محمدے نوں فتح شیر لدہا مشاں پل سیں توں

خ خیر ہوندی جانی لد جاندا اسیں رکھدے وچ کلاوباں دے
اوہو لوک چنگے جنہاں رج ڈٹھوں ہائے اسیں ہوندے سنگ پاریاندے
اس دوہ نے چھوہ دی سٹ کیتی کھادے پھٹ میں وچ بھلا دیاندے
رہیا و داغ دا برم محمدے نوں شیرا جند جاسی وچ ہاویاندے

Marfat.com

د دوتیاں نے تینوں وکھ کیتا کوئی روز میں تھیں چت چائیا ای
دوہد دند یا ندی ساڈی لگڑی جی فرق ظالماں نے وچ پائیا ای
دین دار رہے آخر تیک اوہو اساں کہیا جواب سہایا ای
فتح شیر محمدا لد گیا ہائے ہائے کاہنوں نیوں لائیا ای

ذ ذرا نہ چھڈی آ عیش ساڈی تدھے نال گئے سکھ چین میرے
ہک تدھ پچھے پیارے لگدے سن سارے کس دے ساک تے سین تیرے
دل آکھدا کھا کٹار رہئے جدوں یاد پیندے خونی نین تیرے
ہارے کرم محمدا برم رہیا اسیں آئے نہ دکھڑے لین تیرے

ر رنگلا قد بے حد جیویں کالے وال پھنے کستوریاں دے
نک دھار تلوار دے ہار ترکھا جیڑا پھٹ داسی چت جوریاندے
متھا چوہدویں دا چن چمکدا جی جیویں منہ ملائکاں نور یاندے
سوہنے ملک دی ویکھ محمدا اوگو لے شیر دے بانجھ مزدور یاندے

ز زہر ہو یا جگ جیوناں جی جنہاں نال پیار ہی چل گئے
جگ سوہنیاں بانجھ ویران دسے باغ رونقاندے جل بل گئے
سینے لائیکے سانگ فراق والی ساتھی جگر کلیجڑا سل گئے
پئی جھیر محمدا محل دلدے فتح شیر ہوریں خاکو رل گئے

Marfat.com

س سوہناں روپ شہزاد ڑاجی جھیڑا سچڑی سیج وچھاوندا سی
چلیے پھل گلاب رویل باجھوں اس سیج تے سکھ نہ پاوندا اسی
نت نویں تھیں نویں پوشاک سچی والیں عطرفلیل ملاوند اسی
اج خاک محمدا بستر ای فتح شیرا اینویں رب بھاوند ای

ش شکل تے شان شہزاد دیاندے خوئیں کس غیربیاں دسیاں نی
اس آن دا کون جوان جتھے باراں فقر دی مہر تھیں دسیاں نی
فتح شیر دلیر دے وقت اندر شینۂ چھڈ گئے جاڑتے کسیاں نی
تقدیر محمدا امیر کیتی پیاں رہیاں دولتاں کسیاں نی

ص صاف چیرا گلنار جیسا لالہ رنگ گلاب دی آن والا
نرگس نین جادو بھرے مٹ دوئے جنہا نوچ نشہ انسان والا
مکھ کلی گلاب دی مسن سبزہ خوش انبرین خط ایران والا
فتح شیر محمدا صاف شیشہ وچ چمکدا سی دار و جان والا

ض ضرب ڈاہڈی اس موت دی جی جس اجڑے کوٹ ویران کیتے
لڑیوں تروڑ موتی وِچ خاک سٹے شاخوں تروڑ کے پھل حیران کیتے
جوڑوں تروڑ کے فردنوں شاہ دتے رکھے داء سارے بند دیوان کیتے
جان یار وچھوڑ محمدا او فانی موت نے شیر جوان کیتے

Marfat.com

ط طرف تیری اج کون جاوے لیاوے خبر کوئی دُکھ سُکھ دی جی
نہیں خط رقعہ پتہ کچھ اُکا نہیں گل کوئی تیرے مُکھ دی جی
ہووے کون طبیت بے آن میلے کاری کرے غریب دے دکھ دی جی
شیرا کون فقیر نوں پچھدا ای گل یار دے ملن دی بھکھ دی جی

ظ ظلم کیتا اساں آپ تے جی جانی کول ہوندے نہیں انگ لایا
اساں سر منہ بھار اتار پچھے ہتھوں لعل کھڑا ٹیکے قدر پایا
مکی چوگ جدوں لنہا موتیا ندی ایس دیس توں ہنساں چت چایا
گیا شیر محمدا تروڑ سنگل پھر پھاہیاں نال نہ ہتھ آیا

ع عاجزی کر دیاں عمر گذری جھلے دکھ جاں سکھ دی وار آئی
دکھیں پالڑے رُکھ نوں پٹ گئی کیسی آندھڑی گھت غبار آئی
چڑھی پینگھ اولاریوں ٹٹ گئی تتی نج جمی سر بھار آئی
ملگی سانگ محمدا شیر والی سل آندراں پیٹ تھیں پار آئی

غ غم نویں دم دم اندر ہور کم تمام بھلا گیوں
کوئی خواب زلیخا دی دس سانوں پھر سوہنیاں مکھ چھپا گیوں
اینوں خوشی دے محل اوسار کے جی جاندی وار مواتڑالا گیوں
فتح شیر کدوں مڑ آنوناں ای نہیں آس امید لگا گیوں

Marfat.com

ف فال دسال کھاں راولا وے کیہڑے دیس گیا سوہناں لا میرا
کس گھر دا جا چراغ بنیا کیہڑے برج ہے چن کمال میرا
کیہڑی ندی دے سپ داہو موتی کیہڑے باغ ہے نونہال میرا
کیہڑے سنگ محمدا شیر رلیا جہناں وچ بھلا اوہنوں حال میرا

ق قول آہا تیرے نال ایہا جوگی پتری کھول دسال دا ای
تیرا لال شہزدڑا گیا اتھے جھیڑا شہر دور اڈڑا کال دا ای
گھر قبر دے جا چراغ بنیا برج گوردا چن نوں گال دا ای
بوٹا باغ فنا دے ونج لگا روحاں وچ محمدا جال دا ای

ک کنت چلے جہناں رانیاں دے انہاں تتیاندے سر سجیاں نی
جھڑی متھیوں دھڑی سندھور والی موتی چور ہوئے نتھاں بھجیاں نی
سوہے شوخ نہ میلوے ہون والے کالے پہن سہاگ تھیں تجیاں نی
تختوں ڈگ محمدا وخت پئے سبھو ڈھہ زمین تے وجیاں نی

ل لانیوں نہیں سد گیوں دس دیس کیہڑے ڈیرا لانوناں ای
سنج رنگ محل دیوان خانے باغ داغ ہوئے تھوہاں کھانوناں ای
سکے سر جہناں مرغائیاں دے انہاں روندیاں ہی مرجانوناں ای
فتح شیر محمدا دیر لائی شاید فیر نہیں مڑ آوناں ی

Marfat.com

م منع کرے کیہڑا جاندیاں نوں پردیسیاں چت اوداس کیتے
تیری بانہہ حوالڑے ربدے جی و داغ سجناں مارا وساس کیتے
سب ہسیا کھیڈ یا بخش جائیں کوئی روز اکٹھیاں واس کیتے
ملے شیر محمدا پھیر تاہیں جدوں رب تے طالع راس کیتے

ن نیؤ لگائیکے راہیا ندا سجنے چاہر دتا بیرا آپناں جی
انہاں راولاں کوچ بار دتا وچ دور کیتا ڈیرا آپناں جی
کدی فیر بھی مکھ وکھاویں گا بھیت دس جائیں شیرا آپناں جی
کہندا شیر محمدا کون ملے کچھ وس ناہیں میرا آپناں جی

و وداع کرو پردیسیاں نوں چائی رزق مہارے تے لد چلے
تسیں سکھ وسو گھراں والیو جی سانوں پئے وچھوڑے جاں دل رلے
رل بیٹھنے دی گھڑی یاد کر کے کدے کرم کرو شالا ہون بھلے
میلے فیر محمدا رب سانوں لگے درد فراق دے تیر جھلے

ہ ہس کے تے دل کھس کے جی مکھ دس لو جاندیوار سانوں
سانوں سک تساڈی نت رہسی تسیں بھوؤ نہ منوں وسار سانوں
کل کول پیاریاں وسدے ساں لے چلیاں قسمتاں پار سانوں
نہیں سدا محمدا جیوناں جی اُتھے چل کے ہووے دیدار سانوں

Marfat.com

لا لائی سی سکھ صواد کارن کوئی روز پیاریاں کول رہساں
منہ رجکے ویکھساں سوہنیاندا گلاں میٹھاں سجناں نال کہساں
لاون سار وچھوڑیا رب سانوں دتا اسدا صبر دے نال سہساں
یاراں باہجھ محمد اٹھ جیون قسمت ہوئی تاں ونج روار ڈھساں

الف آئیکے سجنو مل لوؤ رسل بہن والی گھڑی ہور ہوئی
کل ہسدے ہسدے آن لتھے اج روندیاں ٹور ہوئی
سکھ دے کے دکھ سہیڑ چلے نئیوں لاء وچھوڑناں گور ہوئی
اج کون محمدا موڑ رکھے ساڈی ڈاہڈیاں دے ہتھ ڈور ہوئی

ی یار میرے جدوں کوچ کیتا باراں سے چوراسیاں سن سی جی
دن وار شنبہ وقت چھاہ ویلا ادھا گیا وفات دا چن سی جی
ساون ماہ دا ستواں دن آہا وچ ملک دے بیج دا ان سی جی
اوہ بیج محمدا خاک رلیا بوٹا ہون والا اوہدا دِن سی جی

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی ملک محمد صاحب ٹھیکہ دار جہلم تحصیل و ضلع خاص

الف اُٹھ او داس ہاں میں راول کہڑے۔ ہاس سیو گھر بار میرا
گل ٹل وجے نت کوچ والا پیا ہو وندا بھار تیار میرا
کل آلتھے بھلکے چل جاناں نہیں رہن دے نال قرار میرا
پھڑے ملک مہار محمد اجاں اوس منزلے پہنچسی بھار میرا

ب باغ بازار ہزار عیشاں سنگ یار دنے ہسدیاں وسدیاں نوں
بھبور بہشت دے طور اندر کہیئے چور پئے سکھ وسدیاں نوں
پیا نال پیالڑے پینیدیاں جی پیارون فراق دا ہسدیاں نوں
اج کون محمدا موڑ رکھے ملکاں ملکاں اوٹھ پلانیاں کسدیاں نوں

ت ترت پیاریاں وداع منگی بیٹھے وصل اندر کہیے ٹھیک ساں جی
آئی موت فراق سی نام جیندا اجے جان دیوانگ نزدیک ساں جی
اج اس باہجوں ککھ نال رلساں توڑے لکھ تھیں کل ودھیک ساں جی
موڑیں جھٹ مہارنوں فیر ملکا کھلی راہ تے نت اوڈیک ساں جی

Marfat.com

ث ثابت رکھ کے صدق دی جی جتّے جان نوں یار توں وار آنویں
اتھے غیر خیال دا تھاں ناہیں سودا روک دا روپ سنوار آنویں
کسے ہور پریت دی نیت پچھے ساڈی ریت نہ منوں وسار آنویں
اج حال محمدا ویکھ میرا وہلا مک جی موڑ مہار آنویں

ج جاندی ہے رات سہاگ والی بھلکے کی جاناں کہیڑا رنگ ہوسی
مینوں تدھ جیھے سوہنے گھٹ ہوسن تساں بھلا بھلیرڑا سنگ ہوسی
کوئی گل کرو جیہڑی یاد کریئے جدون تساں باجھوں دل تنگ ہوسی
میلے فیر محمدا قسمتا ندے کتھے شمع تے کتھے پتنگ ہوسی

ح حسن دے نیر دی کانگ اندر بیڑا عقل دا بوڑ دی وتدی ساں
سوہنے لال دے عشق کمال اندروٹ تروڑی دی وتدی ساں
دساں پچھدی پاہندیاں راہیاں تھیں ہتھ منتیں جوڑ دی وتدی ساں
لدھا یار محمدا وچ خانے جینوں جنگلیں لوڑ دی وتدی سان

خ خواب خیال مثال سیو سوہناں لال جمال دسال گیا
گج وچ کے کج کو پیچ میرے لج لائیاں دی آپے پال گیا
آپے آکے گھر سہا کے جی ٹھنڈ پائیکے پھرا وبال گیا
ہیر ہار محمدا ہار ترلے ماہی باجھ ہی ٹر سیال گیا

Marfat.com

د دوستی دی ایہو رسم ہوندی جھڑکاں سہن تے کہن ہن ہوئی ڈھوئی
جنہاں یار دے عیب گناہ لوڑے یاری انہاندی کد ثبوت ہوئی
جتھے سردتا اتھے عذر کہیا توڑے اوچ ہوئے توڑے نیچ کوئی
وکی رخت محمدا موڑنیئے ناں ملے ملک جو ہوگ نصیب ہوئی

ذ ذوق مینوں تیری دوستی دا سُن جان میری ائیو جان میری
یاقوت لباں وچ قوت جانی اینویں زندگی نہ آسان میری
تاڑ تاڑ تڑفدی تاڑ نبض وچ تار دے خبر پچھاننا میری
ہوویں ملک تاں پلک نہ رہیں غافل اج بھلک سنیں گجھی تان میری

ر روپ دے دید دی عید تینوں عرضاں نام تاکید گذارنی ہاں
باجھوں رام آرام حرام ہویا صبح شام میں شام پکارنی ہاں
یاری باجھ نکاری ہے عمر ساری واری جان نہ منوں وسارنی ہاں
ملے یار محمدا بھار لتھے پئی وار سنوار وچارنی ہاں

ز زور ناہیں تقدیر اگے تدبیر ناہیں کوئی اڑکدی اے
کل سجناندے سنگ کھیڈ دے ساں اج سانگ فراق دی رڑکدی اے
جانی وچ جانی کاتی لا کیتا پانی باجھ مچھی جیویں پھڑکدی اے
جدوں ملک محمدا لدے گئے سجنے ویکھ ڈیرے اگ بھڑکدی اے

Marfat.com

س
سجرے گھاہ پیاریاں دے اساں رونوندا چھوڑیا کل سیو
ایک ہجر تے دوسرا سفر سانوں پینیدا یاد جانی پل پل سیو
نالے فکر ہے دور زمانیاندا جاوے قول ولوں ناہیں ہل سیو
رہے چھک محمدا ملک تائیں ہوئے فضل تاں ملاں گے چل سیو

ش
شوق سی سوہنیاں صورتاں دا اے پر سیرتاں والڑے یار کتھے
قدر روپ دا فقر پچھان دے نے اے پر فقر سندا خیریدار کتھے
سردے تاں ستر دی لئے لذت کھرے روپ دا اج بیوپار کتھے
رب میلیا ملک محمدے نوں لے چلسی ہوگ قطار جتھے

ص
صاف چہرا گلنار جیسا خونی نین نے مست خمار والے
سوہنا قد صفائی دی حد ناہیں شرماوندے باغ بہار والے
مولا فضل کیتا پھلا فصل میرا پائے وصل جاں اصل نگار والے
وچ غار غبار محمدے نوں رب میلے نے ملک مہار والے

ض
ضابتی جھل کے ماء پیاندی نالے تہمتاں جگت خواریاں جی
داماں باہجھ ہوئی گولی دوستاندی کیویں پال وکھائیے یاریاں جی
لیلے یار دے سنگ قدم چمیئے مجنوں والیاں سکھیئے داریاں جی
دیوے ملک محمدا جھلک تاہیں وارے جاویئے کتنیاں واریاں جی

Marfat.com

ط
طور زمانیدا ہور ہویا سجن چور بنائیکے نسدے نی
جیہڑے دسدے گھڑی نہ وسدے سن ہن کس دے ہوئیکے وسدے نی
وفادار کتھے تیرے پیار والے دوتی تاڑیاں مار کے ہسدے نی
دتی طالعاں ہار محمدا وسوہنے یار بھی مکھ نہ دسدے نی

ظ
ظلم کیتا انہاں سجناں نے اول لائیکے مٹھیاں یاریاں نی
وچ ننگ ناموس دے بھنگ پائی گلاں دوتیاں وچ کھلاریاں نی
اسیں کس رہے تاں اوہ رس رہے کہیاں دور ہویاں وفاداریاں نی
محمد روز آوے نیکاں طالعاں دا ہون معاف تاں سختیاں ساریاں نی

ع
عرض سنیں من موہنیاں دے کدے سوہنیاں مکھ وکھا جائیں
جھیڑے ہوونی سی اوہ تے ہوگئی اس ہوئی نوں خوب سہا جائیں
رکھیں فکر اماناں ساڈیاں دا ضامن ڈاہڈ ڑیدا بھوکھا جائیں
سی مُلک پریت محمدے دی ہن مک جی چیت نہ چا جائیں

ف
فال دسال کھاں راولاوے میرا لال سوہنا کدوں آنوندا ای
جانی نال جوانی میں نہ مانی ہانی آنوندا گھر گھسا نوندا ای
پلک پلک دیوے اوہدی خلق تہمت نہیں ملک میرا مل پانوندا ای
محمدؐ شاہ بغداد دا داد دیسی ہوشاردر اول فرمانوندا ای

Marfat.com

ق قول پالیں ناہیں بول گالیں رکھیں تول نہ پویں خطا اندر
کوئی لکھ آکھے ہونویں وکھ ناہیں اکھ رکھ پکی کسے جا اندر
ملکا سود چاہیں اس سودیوں جی جھیڑا آپ کیتوں دریا اندر
بن خاص خواص محمدا او اخلاص موتی رمزاں پا اندر

ک کل آئے اج لد گئے سیو سوہنے ملک قطار والے
ساڈے سکھ دے رُکھ اجاڑ کے جی اِک چھڈ گئے بوٹے خار والے
چاندا صبر قرار آزار کولوں خالی بسترے ویکھ کے یار والے
سنجی سیج محمد ایخ ہوئی تن وانگ کباب انگار والے

ل لگدیاں لگدیاں لگ جاون توڑے جگ سارا رہے ہوڑ میاں
بدی یار دی بھلئی فرض عینی مسئلہ عشق کتاب دا لوڑ میاں
کھاری چائیکے پھول ملا متاندی جانی یارو تے ہتھ جوڑ میاں
مزے لین محمدا یار یاندے جنہاں لائیکے چاڑیاں توڑ میاں

م موت بھلی اس جیو نے تھیں بھٹھ بانجھ پیاریاں جیوناں جی
جانی میت پریت دی ریت ایہو داماں بانجھ آپے گولا تھیوناں جی
جھنڈ شرم داکھول میدان پئیے پاٹے عشق دینوں کاہنوں سیوناں جی
جدوں ذات محمدا ذات رلے پھر آب حیات کی پیوناں جی

Marfat.com

ن نفس ہے اوٹھ تے بار دنیا حرصاں رُکھ تے پت نے خار والے
اینہاں لذتاں وچ نے بھل گئے چیتے اوہ الست دے بھار والے
شیطان بریڈڑا مگر پیا رہیئے یادتاں سنگ قطار والے
ہن اڑی نکیل محمدا اوجھب پہنچناں ملک مہار والے

و ویلڑا ای زل بیٹھے دا نیوں لاء لے کرھ نگاہ لالہ
کہیڑا بانجھ فقر تھیں جاندا ای اس حسن پیار دے واہ لالہ
یاری نال فقر دے لائیکے جی دن دن وہدایئے چاہ لالہ
اس وقت محمدا نہیں رہناں اج مل لیئے جھک لاہ لالہ

ہ ہوگئی ہون تے ہار میں تے کدوں جاندی نیوں لگاوناں سی
سوہنے دل نہ ویکھ کے گل کردی تجھے سول کاہنوں دل کھاوناں سی
خبر جان دی جاندی جے یار واس پنجرے وچ کدآوناں سی
چھڈ ملک محمدا لد جاناں ناں تان پریت دا لاوناں سی

لا لا پریت جے یار ملے ایہو تار بھلی اس راگ دی جی
لکھ جتن کیجئے جت رکھنے داجت رہے تاں جوت بھی جاگدی جی
دودھ صاف لیاویئے کاہڑ کے تے ہک رہ جاوے سماجت جاگدی جی
شربت وصل محمدا ملے تانہیں پکے اصل جاں چاش وراگدی جی

Marfat.com

الف آوندا دیر لگا نائیں پھر وقت گیاں پچھوں تاوناں توں
دلدار تیرے جدوں دور گئے کدوں وقت ضرور دے آوناں توں
ہویا جیوا داس نہیں کول جانی جانی میرڑے ناں ترساوناں توں
چاوے رزق مُہار محمدا جاں ملکا نال قطار دے آوناں توں

ی یار دے خوب دیدار والے طلب گار آئے پوٹھوار ولوں
لاہور نوں پھیر تیاریاں نی جے کر حکم ہو یا سرکار ولوں
جے تے آوناں مکھ وکھاوناں ہے چھیت چاوناں چا اودھار ولوں
ساڈا ملک محمدا آرہے ناہیں شالا دور دراز قطار ولوں

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی الٰہی بخش تحصیل کوٹلی ضلع میر پور

الف　اج پیاریاں جانیاں نے سانوں تج کے چت اوداس کیتے
تنبو پٹ کناتیاں ڈھائیاں نے لمیں سفر دے پندھڑے راس کیتے
ڈہائیں روئیکے وچھڑے دیر سارے وداع دوستاں مار اُساس کیتے
بھجی بانہہ محمدا بھائیاں دی لاہی بخش جدوں گورے واسؔ کیتے

ب　بات تے پچھ کھاں بخناں دے کہیں حرص ساڈی تساں دِلوں لاہی
شالا سکھ وسے تیرا دیس سارا اساں تیرڑے دم دی سانجھ آہی
ذرا اٹھ کے مکھ وکھا سانوں مڑ جان والے اسیں لوک راہی
اگے ہار محمدا یار بن کے کدے نال چلے لاہی بخش ماہی

ت　تکدے تکدے تھک پئے روندے نین اوداس بغیر تیرے
اکھیں میٹ زوریں اسیں سوں رہے متے نظر آون خواب اِیر تیرے
وچ خاک نمانی دے خاک ہوئے سوہنے رانگلے ہتھ تے پیر تیرے
لاہی بخش سانوں پچھا دے گیوئے آہے بخناں نام کی دیر تیرے

Marfat.com

ث ثالثی بجھی ہے حوصلے دی لگے در دتاں ظاہر آزار ہوندا
جنہاں پنڈاندا چوہدری نس گیا انہاں پنڈاں دا حال خوار ہوندا
تیریاں گھوڑیاندے ہنکار پئے تک تک کے جی لاچار ہوندا
لاہی بخش محمدا لاجوڑا اساں تکدیاں کدے اسوار ہوندا

ج جال گیوں کہیا بال گیوں غم کھان دا کسب سکھال گیوں
تیرے ملن دی نت اوڈیک آہی اج بھلک دسال دال گیوں
جاندی وار نہ کیتی آ گل کوئی نہیں سد کے کول بہال گیوں
لاہی بخش محمدے نال پیارے کیتے قول سارے نہیں پال گیوں

ح حال پیاریاں باجھ مندا تساں پچھناں بھالناں چھوڑ دتا
ساڑے ہڈ تساں سینے وڈھ سانوں اٹھے پہر دا بالناں جوڑ دتا
بھیناں روندیاں ویکھ نہ ترس آوے ذرا مکھ وکھالناں چھوڑ دتا
لاہی بخش محمدا سکھ ساڈا ڈونگھی لہرفراق دی موڑ دتا

خ خواب زلیخادی وانگ سانوں پھیراپا کے ست خیال گیوں
خوشی ہون تے سون وسار کے جی رون دھون دا کسب سکھال گیوں
کاہنوں آیاسیں ساڈے ساڑنے نوں ٹھنڈ پائیکے پھیرا وبال گیوں
لاہی بخش وچھوڑ محمدے نوں کھنڈی چھری دے ہل حلال گیوں

Marfat.com

د دکھ تیرے کھڑے سکھ میرے سڑے رکھ میں جسدی چھاں لوڑاں
اساں تتیاں نوں کیہا تایا ای اکھیں پڑن بتبول بے اکھ جوڑاں
آپ چھپ رہیوں چاہڑ تپ گیوں آویں نظر تاں سجناں مگر دوڑاں
لاہی بخش محمدا چھوڑ بڑیا لکھی توڑ دی کس دے زور جوڑاں

ذ ذرا نہ چھڈی آ عیش ساڈی تیرے باہجھ جہاندے چین گئے
کتھے چھپ گئی کالی جھنڈ تیری کتھے اوہ متوارے خونی نین گئے
جائیں لکیاں کالیاں جھگیاں نے جتھے وس تسیں ایک رین گئے
لاہی بخش تسا ڈڑے درد کنوں سارے ملک محمد دے وین گئے

ر رب وچھوڑیا فیر میلے منہ ویکھ صدقڑے جایئے جی
دکھ سول تے داغ فراق والے رو رویکے آکھ سنایئے جی
تساں پرت نہ ویکھنا حال ساڈا توڑے خاک سروسر پایئے جی
لاہی بخش دا پھٹ نہ مولدا اے کیہڑا مرہم محمدا لایئے جی

ز زاریاں کردیاں ہاریاں نے کرماں ماریاں اکھیاں لگ گیاں
واہ خوبیاں تے محبوبیاں جی ڈھماں تیریاں ملک تے جگ گیاں
اساں راہیاں نون گھت پھاہیاں جی اکھیں کڈھ کلیجڑا ٹھک گیاں
لاہی بخش تساڈرے درد چھریاں سینے وچ محمد دے وگ گیاں

Marfat.com

س سنگ محبتی رنگ والے وفا دار سوہنے ساڈے نس چلے
پرتیاں پال فراق دی بال آتش سینے دوستاندے اج جھس چلے
رہی سک سانوں رل بیٹھنے دی کدی رج کے کول نہ وس چلے
ٹریئے اج محمدا چھوڑ دنیا لاہی بخش دے ساتھ جے کھس چلے

ش شوق ملاپ دے زور پایا اساں دیس پیارے دے جاوناں سی
تیری چاہ پہاڑ دے راہ دسے سینے گھاہ فراق دھا کھاوناں سی
یاراں باہجہ جہاں ویران دِسے ہائے ہائے کاہنوں دل لاوناں سی
کرو صبر محمدا خبر ناہی لاہی بخش اگوں ٹُر جاوناں سی

ص صبر پیاریاں باہجھ کتھے دم دم جانی یاد آوندے نی
پھٹ بجھاندے نت سجرے یاد کردیاں جی پچھلاوندے نی
جنہاں نال اِتھے موجاں مانیاں سن انہاں باہجھ ڈیرے اج کھاوندے نی
ماراں آہ محمدا راہ تک کے لاہی بخش ہوریں پھیرا پانوندے نی

ض ضرب ڈاہڈی اس موت دی جی جس بھلے بھلیر یڑے چور کیتے
جھیڑے ہتھ لایاں میلے ہونوندے سن اوہ خاکدیوچ ضرور کیتے
جھیڑے گھڑی فراق نہ نہ جھلدے سن اوہ بھی پاد چھوڑے رنجور کیتے
لاہی بخش جیہیے مٹھے یار ساڈے اس موت محمدا دور کیتے

Marfat.com

ط طرف پیاریاں دوستاندی اج کون جاوے کہیڑا فیر آوے
لے نام پیغام سلام سارے اگے شام دے جاء تمام گاوے
تیرے مکھ دی بھکھ دا دکھ سانوں وچ لکھ النہڑا نت لاوے
کاتی لا محمدا وچ چھاتی لاہی بخش جھاتی ہن کدپاوے

ظ ظلم زمانے دے سخت یارو جھیڑا یار تھیں یار وچھوڑا داے
انہاں پتراں ڈالیاں ساویاں تھیں تازے پھل گلابدے تروڑا داے
کونجاں بنھ قطار اوڈیندیاں نوں پھاہی گھت قضائیدی پھوڑدا اے
لاہی بخش جیہے جانی دور کھڑ کے فیر نہیں محمد موڑا اے

ع عاجزی نبتی لکھ کریئے زور اور اندے اردلی کون موڑے
بھیجے مالکاں دے آئے لین گو لے چیز اپنی کھڑ دیاں کون ہوڑے
ہتھوں چھٹ گڈی چھڑہی گگن اوتے تر ٹی عمر دی ڈورنوں کون جوڑے
جوڑی جوڑ محمدا تروڑ گیوں لاہی بخش تینوں ہن کون لوڑے

غ غم پیاریاں دوستاندا اٹھے پہر کلیجڑا کھا وسی آء
سوہنی شکل تے مٹھڑی خوء تیری کیرا الیہ محبتاں لا وسی آء
اوہ داریاں تے وفاداریاں جی خوب یاریاں کون کما وسی آء
لاہی بخش محمدا بول تیرے کہیڑا ہس کے تول سناوسی آء

Marfat.com

ف فیر کدوں مڑ آوناں ای لمیں پندھ پیوں نہیں دس گیوں
منہ دس کے تے وس رس کے جی ہس ہس کے جیوڑا کھس گیوں
اچن چیت فراق دی اگ کولوں سینے دوستاندے کیہے جھس گیوں
لاہی بخش محمد نوں لا سوکھا کہی چاہڑ وچھوڑے دی کس گیوں

ق قہر پیا سکھ سوندیاں نوں خوشی دسدیاں نوں کیہے چور پئے
رنگ رتیاں سجناں متیاں نوں ہن دکھ کشا لڑے زور پئے
اگے اک آہا غم عشق والا اتوں درد فراق دے ہور پئے
لاہی بخش جیہئے سوہنے یار ساڈے اج ونج محمدا گور پئے

ک کوکدے رہے پیار ڈڑے جی بھائیاں روندیاں نوں پچھے سٹ گیوں
زار و زار رودن تیرے یار کھلے نیوں لائیکے عشق پلٹ گیوں
ماء پے رونوندے ہولا چار تیرے روندی کنت تیری مینوں پٹ گیوں
لاہی بخش فقیر دی لا یاری اس جگ اوتوں جس کھٹ گیوں

ل لد گیوں فیر کد آئیوں کوئی حدو چھوڑے دی دس جائیں
تیرے باہجھ محل ڈراوندے نی اگ لگدی سنجھیاں ویکھ جائیں
جنہاں ہانیاں نال توں کھیڈ داسیں انہاں وچ پھیرا کدے آن پائیں
لاہی بخش فقیر نوں داغ تیرا س پھٹ محمد نوں مرہم لائیں

Marfat.com

م موت تیری مرگ دوستاں دی جہاں نت نویں غم لاگیوں
ہروا ہدار ہدار کر کے جاندی وار نہ مکھ وکھا گیوں
رہی نت اوڈیک تیری سامی تیک نہ برم چکا گیوں
لاہی بخش سی محنتاں نال لائی کیوں چت محمد تھیں چا گیوں

ن نویں جوانی دی موج تیری اچا قد تے چال لٹک دی سی
زیب ناک تمام پوشاک تیری گھیرے دار ستھن تیرے لک دی سی
گوہرا رنگ تے پتلا انگ بانکا متوا لڑی اکھ مٹک دی سی
لاہی بخش محمد نوں تج گیوں مساں مساں یاری اجے پک دی سی

و ویلڑا سی رل بیٹھنے دا تیرے حسن دی اجے بہار آہی
دعا دے سانوں کتے چھپ گیوں اس گل دی خبر نہ خار آہی
تیرے بانجھ پیاریاں دوستاں نوں چارے طرف اندھیر غبار آہی
لاہی بخش پیارے دبے بانجھ رہناں ساری عمر محمدا خوار آہی

ہ ہس کے مکھ وکھا جائیں کدے خواب اندر میرے ماہیا وے
کوئی گل کھلوئیکے دس جائیں گھڑی ہک اودا سیار اہیا وے
کاہنوں لائیاں ایہہ اشنایاں سن جے تاں نیت نبھاہن دی ناہیا وے
کوئی گل پیاریاں ول کھلیں کہی حرص محمدا لاہیا وے

Marfat.com

لا لاوچھوڑے دی سانگ سانوں گیوں دور پیا یا جانیاں دے
تیری چال سوہنی رب فیر دسے اکھیں تنیاں یار گمانیاں دے
اس سفر تھیں فیر نہ کوئی آیا نہیں پرتاں لنگھیاں پانیاں دے
اچن چیت محمدا لایاں نے لاہی بخش نے گجھیاں کانیاں دے

الف آس ترٹیا سجناندی تینوں ڈاہڈیاں سخت مہیم پائی
لوک تکدا ہور نشانیاں نی تیرا رہیا نہ مگر یتیم کائی
ہور دوستاں نیندرے بہت پائے اساں نیند راز رنہ سیم سائی
تیری پریت محمدا نیندرا ای لاہی بخش نوں لوک تمام گائی

ی یاریاں بہت پیاریاں نی جس واسطے دُکھ اوسا مارے
درد یار دے جنہاں نوں گرد کیتا اکھیں نیند ناہیں گنن شام تارے
درد عاشقاندے یاروکرن ظاہر حسن سوہنیاندے وچ جگ سارے
سبھو شرم محمدا پیر نوں جی کل یاریاں میریاں پار چاہڑے

☆☆☆

Marfat.com

باراں ماہ

چیتر

چیتر چین نہ بھاوے مینوں چھنگ سیالانوالہ نی
کھیڑا کھیڑا دسو مینوں شرمندہ من کالانی
تخت ہزارہ سارا نیارا نرگس تے گل لالہ نی
کرو قیاس محمد ٹلیوں آیا منداں والانی

بیساکھ

بیساکھ وسارے بھائیوسیاں ہون میں کافر ہوئی ہاں
واحد رنجیٹے منداں والے نال آوازے سوئی ہاں
جابت خانے سٹیویں مینوں پھڑ کے تیے کوہی ہاں
کرو قیاس محمد تتی کون کوپتی کوئی ہاں

جیٹھ

جیٹھ جدوں بہت خانہ ڈٹھا مسجد تھیں دل چایانی
لوٹا تسبیح تروڑ مصلیٰ ہتھیں پھوک جلایانی
جابت خانے گرودے سیوچرنیں سیس نوایانی
کرو قیاس محمد میخانہ بت خانے تھیں پایانی

Marfat.com

هاڑ

ہاڑ ہاڑے کر کر مینوں بت خانہ ہتھ لگانی
کھول چہرا کی ڈٹھا ساقی بھل گیا پچھا اگانی
جھلی کملی وحشی ہویاں پارڑ گوایا جھگانی
کرو قیاس محمد ساقی بت ڈٹھا چٹابگانی

ساون

ساون سانج رنجیٹے سنگ میری ہور قبیلے چھوڑے چا
دین اسلام گئے بھل سارے نین نیناں سنگ جوڑے چا
مکھ دلبر دا قبلہ کعبہ سجدے کراں بے اورے چا
کرو قیاس محمد لا کے کون بازی مکھ موڑے چا

بھادوں

بھادوں بھار پرم دا چا کے بھار کینویں ہن سٹے نی
شمس کھل اوتار وکھائی منصور پئے لکھ وٹے نی
کئی وچ بند میخانے مر گئے سرمد جیہے سر کٹے نی
کرو قیاس محمد لا کے کون بازی مڑ ہٹے نی

اسوج

اسیوں اساں چروکا سنیا آمد یار پرانے دی
مسجد مندر کعبہ ڈٹھا جھاکی کھول میخانے نی
روزے حج نمازاں تکیاں گل کراں بت خانے نی
کرو قیاس محمد کتھوں لوڑاں بات پرانے دی

Marfat.com

کاتک

کاتک کنت کے نوں سیو جسے کر ہوے چاہی دا
جابت خانے اندر متھا چہرہ ویکھے ماہی دا
شان گمان بھلا کے سارے ٹھوٹھا لوے گدائی دا
کرو قیاس محمد بتوں وڈا ٹھاکر پائی دا

مگھر

مگھر مگر ملاں دے جا کے مسئلہ پچھاں اڑیئے نی
مذہب دین عشق دا کہیڑا جے اوہ رستہ پھڑیئے نی
یا ہندو یا سنی شیعہ یا کفر وچ وڑیئے نی
بہتر راہ محمد بخشا چل سولی تے چڑھیئے نی

پوہ

پوہ پریرے پنڈت بیٹھے پوتھی پھول دہرم دی نی
اتول سازی ساز و جاون مارن تار پرم دی نی
اتول قاضی کھول کتاباں دسدے بات کرم دی نی
کرو قیاس محمد عاجز گل کرے کس دم دی نی

ماگھ

ماگھ مہینہ یار رنگینہ ہر گت اندر وسدا نی
ہر ہر اندر ہر دی صورت ہر گر بن کے وسدا نی
گر تھیں گیت سکھو سکھ پاؤ گر اصلی مقصد انی
کرو قیاس محمد ماہی کول گواہنڈے وسدا نی

Marfat.com

پھاگن
پھاگن بھاگ اونہاندے چنگے یار جنہاں گھٹ آوے نی
بے خود سیج ستی نوں آپے رمزاں نال جگاوے نی
نیکی بدی کنارے کر کے آپ ہکو ہو جاوے نی
کرو قیاس محمدا کہیڑا پل وچہ یار ملاوے نی

پھاگن
پھاگن دے وچہ ویکھو سیو جاگے بھاگ نمانی دے
جاں بڈھی دا بیڑا ٹہلا نال اتفاق جیلانی دے
گیا حجاب ہوئی روشنائی لے کے فیض حقانی دے
ڈگی آن پلیر محمد در مرشد فیض رسانی دے

باراں ماہ تیار کیتا میں برکت پیراں سایاں دی
میں نکاری جانہ کوئی لاج رکھو ٹُر آیاں دی
توں صاحب میں بردی تیری کریں معاف خطایاں دی
ایہہ مسکین فقیر تساڈا کرنی نظر صفایاں دی

☆☆☆

Marfat.com

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

عارفانہ کلام

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○
اُردو بازار ○ لاہور 7352795

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلام بابا فریدؒ

مع

تبصرہ، تنقید، تحقیق، ترجمہ، تشریح

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

از

پروفیسر حمید اللہ ہاشمی
ایم اے (پنجابی) ایم اے (تاریخ) ایم اے (اردو) ایم اے (اسلامیات)
(صدر شعبہ پنجابی) گورنمنٹ کالج اٹک

پروگریسو بکس (رجسٹرڈ)
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور ☎ 7352795

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلام

حضرت بُلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بُلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پروگریسو بکس یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: ۷۳۵۲۷۹۵

Marfat.com

Marfat.com

مولا مشکل کشا چھٹی ہیر سسی پنوں باراں ماہ

اوہ جانن جنھاں عشق لایا ایس عشق دے کیڈ جنجا لڑے ہوئی
کالے ناگ محبوب دی زلف والے ڈنگ ماردے سخت ڈنگا لڑے نی
شاخاں مار کے شیر شکار کرن تکونین کے شوخ غزا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ٹھیکیدار راجہ محمد اختر

دربار عالیہ کھڑی شریف

Marfat.com